ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين

الہلال

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

۷ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۰ رمضان ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳

Calcutta Wednesday, August 13, 1913.

ترا چنانکه توئي ' هر کسے کجا داند ؟
بقدر طاقت خود میکنند استدراک

— * —

غازي [illegible]
[illegible] ۱۹۱۰ میں

۱۲/۳

لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ — القرآن الحکیم

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, MacLeod Street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

۱ ۱ ۱ م الدهلوی

مقام اشاعت

۱-۷ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲/

جلد ۳ — کلکتہ : چہار شنبہ ۱۰ رمضان ۱۳۳۱ ہجری — ۷

Calcutta : Wednesday, August 13, 1918.

فہرس

شذرات	
لنصبرن علی ما اذیتمونا	۲
مقالۂ افتتاحیہ	
ہفتۂ جنگ	۳
مشہد اکبر	۳
مقالات	
الترک و العرب	۸
وثائق و حقائق	
تیسیرات صوم	۱۲
شئون عثمانیہ	
جزائر ایجین	۱۳
واقعات عمان	۱٦
مراسلات	
دعوت الہلال	۱٦
الہلال کی اشاعت عمومی	۱۷
تاریخ حسیات اسلامیہ کا ایک ورق	
زر امانۂ مہاجرین	۱۸
اعـلان	۱۹
فہرست انعامات	۲۰
فہرست زر امانۂ مہاجرین عثمانیہ [۹]	۲۰
تصویر : انور بے	صفحہ خاص

کامریڈ و ہمدرد کی ضمانت

حکام اپنے ضعف کی بندش زبان شکایت کی بندش سے کر رہے ہیں ' ظلم ہو ' جور ہو ' ستم ہو ' کچھہ بھی ہو مگر اُن کی یہی خواہش رہتی ہے کہ عام نظریں ان واقعات کو دیکھیں ' عام سماعتیں ان حوادث کو سنیں ' عام دماغ ان کے نتایج سے اثر پذیر ہوں ' لیکن نہ زبان پر کوئی لفظ آئے ' نہ قلم سے کوئی حرف نکلے - امتثال میں اگر تخلف ہوا تو تعزیر و تعذیب کی پہلی قسط ضمانت سے شروع ہوگی جو اس ہفتے میں کامریڈ و ہمدرد (دہلی) سے دو ہزار روپے کی مقدار میں لی گئی ہے - قارئین الہلال و زمیندار و مسلم گزٹ کا فرض ہونا چاہیے کہ اس مقدار کو اپنے مخصوص چندوں سے فراہم کریں - میں اس فنڈ میں ایک سو روپے نذر کرتا ہوں -

مالا بد منــــہ

اعانۂ مظلومان کانپور

کانپور کے مقدس فرزندان اسلام جو شہید ہوے اُن کی پاک روحیں خدا کے حضور میں پہونچ چکی ہیں ' جہاں نہ مسٹر ڈلر کو قتل عام کی دسترس ہے ' نہ مسٹر سم کو شعائر اللہ کی بے حرمتی کا موقع حاصل ہے ' نہ پولیس کو بے گناہوں کے گھروں میں گھس کر انہیں پابہ زنجیر کرنے کا حق ہے :

یبشرهم ربهم برحمة منه	اُن کا پروردگار اُن کو اپنی مہربانی و
و رضوان و جنات لهم فيها	رضامندی سے ایسی بہشت میں رہنے
نعيم مقيم ' خالدين فيها	کی خوش خبری دے رہا ہے جہاں
ابــــداً ' ان الـــلــــه	دائمی آسایش ملیگی ' یہ لوگ ہمیشہ
عنـــده اجـــر عظيـــم	بہشت کی راحت میں مقیم رہینگے ' بے
(۹ : ۱۹)	شبہ اللہ کے ہاں اجر و ثواب کا بڑا ذخیرہ

موجود ہے -

لیکن شہیدوں کے اہل و عیال ' جن کے گھرانے تو خدا کی رحمت سے مطہر ہوچکے ہیں مگر اس وقت نظرابتلا میں ہونے کی وجہ سے عوام میں مطرود و مخذول ہو رہے ہیں - اُن کی حالت عام نصرت و تعاون کی حاجتمند ہے - جو لوگ اپنے گھروں سے گرفتار کر کے قید کیے گئے ہیں وہ اور بھی قابل رحم ہیں - ۱۰ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع کو میں خود مجسٹریٹ کانپور سے ملنے گیا کہ مجھے زندان کانپور کے اُن گرفتاران بلا سے ملنے کی اجازت دی جاے جو شہادت مسجد کے سلسلے میں پا بزنجیر ہوے ہیں - مجسٹریٹ نے اس کو منظور کرنے سے اِنکار کردیا - ۱۱ - اگست کو میں نے لفٹنٹ گورنر صوبۂ متحدہ کو تار دیکر خواستگاری کی کہ یا تو میری درخواست قبول ہو یا وجوہ انکار سے اطلاع دی جاے - مجسٹریٹ نے کانپور میں میرا قیام بھی جائز نہ رکھا ' اس سے ظاہر ہے کہ مظلوموں کے ساتھہ کیا سلوک ہو رہا ہے -

مسلمانوں میں اگر غیرت باقی ہے تو عام چندے سے اس مسئلے کو حد تک پہونچالیں - میں اس فنڈ میں سو روپے کی ناچیز رقم پیش کرتا ہوں -

شذرات

لنصبرن علی ما اذیتمونا (۱۴ : ۹) و ان عدتم عدنا (۱۷ : ۸)

و الذین ینقضون عهد الله من بعد میثاقه، و یقطعون ما امر الله به ان یوصل، و یفسدون فی الارض، اولئك لهم اللعنة و لهم سوء الدار (۱۳ : ۲۰)

جو لوگ خدا کے ساتھہ پختہ عہد و پیمان کرکے پھر عہد شکنی کرتے ہیں، جن تعلقات کو جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے اون کو توڑتے ہیں، ملک میں فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں، یہ وہی لوگ ہیں جن کے لیے لعنت ہے اور جن کا برا انجام ہونے والا ہے -

ولا تحسبن الله غافلاً عما یعمل الظالمون، انما یؤخرهم لیوم تشخص فیه الابصار، مهطعین مقنعی روسهم، لا یرتد الیهم طرفهم، و افئدتهم هواء (۱۴ : ۳۱)

یہ نہ سمجھو کہ خدا ان ظالموں کے اعمال سے غافل ہے، وہ انہیں اس دن تک کی مہلت دے رہا ہے جب کہ خوف کے مارے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائینگی، سر اٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہونگے، ان کی بدحواسی کا یہ عالم ہوگا کہ نگاہ بھی پھر ان کی طرف لوٹ کر واپس نہ آئیگی، اور ان کے دل ہوا ہو رہے ہونگے -

و ان کادوا لیستفزونك من الارض لیخرجوك منها، و اذاً لایلبثون خلافك الا قلیلا (۱۷ : ۶۶)

یہ لوگ ملک سے تم کو دل برداشتہ کرچلے ہیں کہ یہاں سے تمہیں نکال باہر کریں، ایسا ہوا تو یہ بھی تمہارے بعد چند روز سے زیادہ نہ رہنے پائینگے -

ایک زمانہ وہ تھا جب ہندوستان میں شرع اسلام کی حکومت تھی، احتساب جاری تھا، قانون شریعت کی پابندی فرض تھی، سلطنت کا مذہب اسلام تھا، اور اسلام ہی کے مطابق معاملات و مقدمات کے فیصلے ہوتے تھے، شرع اسلام کا حکم تھا کہ کوئی فیصلہ جو مسلمان قاضی کی عدالت سے صادر نہ ہوا ہو نافذ الاثر نہیں ہو سکتا - مسلمان نہ اس پر عمل کرنے کے پابند ہیں اور نہ اس کو فیصلۂ قطعی مان سکتے ہیں، مدت ہوئی استبداد کا خود فراموش تحکم مسلمانوں کے دلوں سے تو اس حکم کو فراموش کرا چکا ہے، لیکن ہنوز "مسلمانی در کتاب" باقی ہے، اور عام کتب فقہیہ میں یہ مسالہ مذکور ہے -

شاہ عالم پادشاہ دہلی نے بنگال و بہار و اوڑیسہ کی سلطنت جب انگریزوں کو تفویض کی تھی تو عطاے دیوانی و نظامت کے لیے جو معاہدہ تحریر ہوا تھا اس کی ایک خاص دفعہ یہ بھی تھی کہ انگریزان صوبوں میں شرع شریف کے مطابق حکومت کرینگے، اور اس باب میں کسی قسم کا تخلف یا تجاوز روا نہ رکھینگے - میر جعفر جب مشرقی ہندوستان سے دست بردار ہوا، محمد علی خاں نے جب ارکاٹ و کرناٹک کی ریاست نذر کی، آصف الدولہ نے جب صوبۂ الہ آباد و روہیل کھنڈ کا پیشکش گزرانا، سعادت علی خاں نے جب نصف سلطنت ہبہ کر دی، مؤتمن الملک اسحاق خاں شوستری نے جب صوبہ آگرہ کے لیے معاہدہ کیا، تو عام روایت ہے کہ ان تمام معاہدات میں اس شرط کو خاص اہمیت دی گئی، اور انگریزوں نے بطریق دوام و استمرار اوامر شرعیہ کے احترام و اتباع کے ایسے دستخط کیے - لندن کے انڈیا آفس میں ہو وراں دفاتر کی اصلیں اور کلکتہ کے گورنمنٹ ہاؤس میں ان کی مصدقہ نقلیں موجود ہونگی - سنہ ۱۸۵۷ ع کے بعد انڈیا ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت جاتی رہی - عنان سلطنت براہ راست

شاہنشاہ ہند و انگلستان کے ہات آگئی، اس تبدیل و تغیر سے نظام تو ایک حد تک بدل گیا مگر اساس تنظیم یا ما به النظام کا بدلنا ممکن نہ تھا - شاہنشاہی نے کمپنی کے تمام معاہدات جائز و نافذ قرار دیے اور ان کی مسئولیت اپنے سر لی - مسئولیت تو بہر حال باقی رہی، لیکن معاہدے کو نافذ العمل بنائے رکھنے کی جو شرط تھی وہ گویا جزا کے لیے مشروط ہی نہیں ہوئی تھی -

ابھی چند سالوں کی بات ہے، لارڈ کرزن کی گورنمنٹ نے وزیر دکن (مہاراجہ کشن پرشاد) کی وساطت اور رزیڈنٹ کی مجبور کن حکمت سے فائدہ اٹھاکر نظام حیدرآباد (ہز ہائنس نواب میر محبوب علی خاں مرحوم) کی گورنمنٹ سے ۹۹ - سال کے لیے صوبۂ برار کا اجارہ لیا ہے - اجارہ نامہ کی نقل بہ آسانی مل سکتی ہے، اور اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ برار میں (۱) امتثال احکام مذہبیہ، (۲) سکہ دولت آصفیہ (۳) خطبۂ نظام کے شرائط ہیں یا نہیں؟ اور اگر ہیں تو کیا اس وقت بھی دفعہ اولی کا نفاذ باقی ہے؟

اسے بھی جانے دیجیے، صوبۂ مدراس کی ذیل میں ایک بہت ہی مختصر اور چھوٹی سی عربی ریاست (جیہور) واقع ہے، یہ ریاست خود مختار تھی - ایک عرب خاندان اس کا فرماں روا ہے، رئیس کا سرکاری لقب (سلطان) ہے جو حکومت ہند میں بھی مسلم ہے، عربی حکومتیں عموماً شرعی قانون رکھتی ہیں، یہی دستور العمل جیہور کا بھی تھا، کچھہ زمانہ گزرا انگریزی سلطنت کی شفقت و مرحمت کو سلطان جیہور کی بدنظمی ناگوار گزری - ریاست کی زمام انتظام اپنے ہات میں لے لی، شاید معاہدہ یہ ہوا کہ سلطان جیہور تادیب و تجربہ کے لیے ریاست کے نظم و نسق سے ہوتے ہیں، ان کی نیابت میں یہ فرض گورنمنٹ ہند ادا کریگی، سبکدوش مگر اس موقت تبدیلی سے اصول حکومت میں فرق نہ آئیگا اساس انتظام وہی رہے گا جو اب تک رہتا چلا آیا ہے - خانوادۂ ریاست کو انتزاع امر کی زحمت بھی نہ اٹھانی پڑے گی، بلکہ ایام تادیب کے گزرنے پر سلطان جیہور کو یہ ریاست واپس مل جائے گی - تقریباً تین مہینے ہوے جیہور میں صاحب کمشنر کا دورہ ہوا تھا، رعایا کو امید تھی کہ تادیب کے بہت دن ہوچکے، اس موقع پر وعدہ وفا ہوگا، اور ریاست واپس مل جائے گی، مگر "وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہوگیا؟" جیہور میں بجاے قانون اسلام کے اس وقت تعزیرات ہند کی حکومت ہے - سلطان جیہور ادھر ادھر پھر رہے ہیں، اور عدل و انصاف کی آنکھیں دیکھہ رہی ہیں کہ "مواعید عرقوب" کا کیونکر اعادہ ہو رہا ہے -

حکومت نے پہلے پہل آئین نظامت کو توڑا، رعایا خاموش رہی کہ انتظام کمشنری سے شاید اشک شوئی ہو جاے - قضات کے مناصب توڑے، ملک چپ رہا کہ قاضی کی ایک خاص ضرورت ملاؤں کی جماعت پوری کردیا کریگی - شرعی عدالتیں توڑیں، قوم صبر کو بیٹھی کہ "شرع محمدی" سے کام نکل جائیگا - مقدمات دینیہ میں غیر مسلم ججوں کے فیصلے ناطق ہونے لگے - مسلمان اس پر بھی بے حوصلہ نہ ہوے کہ قانون تو ہدایہ و عالم گیری ہی سے ماخوذ ہے - تعلیم قانون کا نصاب منتخبات فقہیہ پر حاوی تھا اور اخیروں ہدایہ کے ابواب میں وکالت کا امتحان لیا جاتا تھا، یہ ضابطہ بھی ٹوٹا - ہندوستان اس پر بھی اپنی ناراضی کو دبائے رہا کہ مدنیۂ فرنگ کے آداب و آئین میں شاید فحشاء و منکر سے باز رکھنے کے موثر دفعات و قواعد ہونگے - مذہب سے گورنمنٹ کی بے تعلقی کا اعلان ہوا، پیروان مذہب نے اپنی تشویش مخفی رکھی کہ ہنوز مذہبی آزادی تو قائم ہے - مذہبی آزادی پر جب حرف آنے لگا، لاہرپور (ضلع سیتاپور - اودھہ) کی خانقاہ ا.. ورضی کے سد باب کے لیے صاحب

[ ]

سجادہ پر تشدد شروع ہوا ' احاطۂ عدالت ججی غازی پور کی مسجد کے درختوں اور آس پاس کی کھپریلوں پر دست درازی ہوئی ' صاحب جج (پنڈت سری رام) نے خدا کے گھر میں داخل ہو کر مسجد کے لوٹے اور بدھنیاں اپنے سامنے تڑوائیں ' مسلمانوں کے ضبط میں اب بھی فرق نہ آیا کہ ابھی مسجد کی حقیقت تو تطاول سے محفوظ ہے - کانپور میں جب مسجد مچھلی بازار کا ایک حصہ شہید کیا گیا ' تو اس کے لیے بھی تاویل کرلی گئی کہ یہ حصہ مسجد میں داخل ہی نہ تھا ' اور اگر رہا بھی تو جب تک مذہب کی راہ میں نشست و خون نہ ہو اور اہل مذہب کی جانوں پر نہ آ بنے ' اس وقت تک مذہبی آزادی میں کیا کلام ہے - ۳ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع کو جب اس آزادی کا خون ہوا ' اللہ کے گھر پر جانیں فدا کرنے والے شہید کیے گئے ' تو عوام اس پر بھی خاموش ہیں کہ ہنوز شاہ جہاں کی مسجد اور شاہنشاہ کونین کے بہت سے پرستار زندہ تو ہیں - دیکھنا ہے کہ اس مجروح و مخدوش زندگی پر بھی حملہ ہوا تب کیا ہوگا ؟

اولا یرون انہم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ؟ ثم لا یتوبون ولاہم یذکرون (۹ - ع - ۱۵)

دیکھتے نہیں کہ ہر سال ایک یا دو مبتلائے مصیبت ہوتے رہتے ہیں ؟ اس پر بھی نہ تو توبہ ہی کرتے ہیں اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں !

هفتۂ جنگ

سہ شنبہ کو ایم - میجر اسکیو کی اس دھمکی نے کہ اگر بلغاریا نے تخفیف شدہ حدود منظور نہ کیے تو رومانیہ شنبہ کو صوفیا پر قبضہ کر لیگی - ۷ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع کو صلح کرادی - عہد نامہ پر دستخط کے لیے ۱۰ - اگست کی تاریخ تجویز ہوئی تھی وہ بھی ہوگئی -

رومانیہ کے ساتھ یورپ بھی مصر تھا کہ قوالہ ' کو چینا ' اور ریڈ وشت بلغاریا ہی کے پاس رہیں ' لیکن حالات کی پیچیدگی نے اور صد ہا مواقع کی طرح اس موقع پر بھی یورپ کے اس خیال کو کامیاب ہونے نہ دیا ' اور بالاخر قوالہ یونان کو ملا اور کو چینا اور ریڈ وشت سرویا کو - تاوان جنگ کا سوال ہنوز غیر منفصل ہے - البتہ سرویا اور یونان کو ہیگ کی عدالت تحکیم میں اسکے مطالبہ کا حق دیا گیا ہے -

شاہ رومانیا اور قیصر جرمنی میں تبریک و تہنیت اور تشکر و امتنان کا مبادلہ ہوا - قیصر نے رومانیا کی مدبرانہ و دانشمند پالیسی کی شاندار کامیابی پر گرمجوشی کے ساتھ مبارکباد دی - شاہ رومانیا نے قیصر کی مخلصانہ دوستی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس صلح کا انتہائی و آخری ہونا آپ ہی کے ہاتھ میں ہے - قیصر نے دوبارہ نہایت گرمجوشی کے ساتھ مبارکباد دی - اس کے جواب میں شاہ رومانیہ نے پھر اس موثر حصہ کا شکریہ ادا کیا ' جو جرمنی نے رومانیا کے لیے اس قدر اہم و نازک واقعات میں لیا ہے - اس تہنیت و تحسین کے علاوہ قیصر نے ایم - میجر اسکو رئیس موتمر صلح بخارست کو عقاب سرخ کا تمغا بھی عطا کیا -

قیصر کی عزت افزائیوں سے صرف رومانیا ہی بہرہ یاب نہیں ' بلکہ یونان بھی اسکے ساتھ شریک ہے - قیصر نے قسطنطین شاہ یونان کو جرمن فوج کا فیلڈ مارشل بنایا ہے - شاہ مذکور نے حکم دیا ہے کہ درۂ دانیال سے لیکر سالونیکا اور جنینا سے لیکر ایڈریا تک تک تمام قلعوں میں ایک سو ایک توپیں بطور سلامی سر کیجائیں

اس عہد نامے کے بعد کیا جنگ کے کتے باندھ دیے جا لینگے ؟ کیا صلح کا فرشتہ انسانیت کو اپنے پروں کے سایہ میں لیلیگا ؟

ادرنہ پر ترک پوری مضبوطی کے ساتھ قابض ہیں ' قسطنطنیہ سے زائرین کا ایک جم غفیر آیا ہوا ہے ۰ ۳۰ ۰ اگست کو جامع سلیم میں عظیم الشان جلسہ ہوا ' حاضرین کی تعداد ۳۰ - ہزار تھی سب نے بیک زبان کہا کہ " ادرنہ کے تخلیہ پر ہم مرجانے کو ترجیح دینگے " عثمانی حکومت اس جماعت کے ہا   ہے جس نے باسفورس کے قریب روسی بیڑے کی نمایش پر کہا تھا کہ تخلیہ ادرنہ کے لیے نمایش سے سنگین تر کارروائی کی ضرورت ہے - اتحاد یورپ کے جسم میں اختلاف کے جراثیم کافی تعداد میں موجود ہیں ' اور گو تخلیہ ادرنہ سے اصولاً سب متفق تھے مگر الفاظ پر اتفاق نہ ہوسکا ' مجبوراً علحدہ علحدہ ملاقاتوں نے اتحاد یورپ کی کمزوری کا نمایاں ثبوت دیا - یہ صحیح ہے کہ لندن میں قسطنطنیہ سے آئے ہوے معلومات سے یہ سمجھا گیا ہے کہ قبضہ ادرنہ کا مقصد صرف شرف عثمانی کا اعادہ اور بعض مالی مراعات کا حاصل کرنا ہے ' ورنہ دول کے مقابلہ میں یہ قبضہ جاری نہ رکھا جائیگا ' مگر جن لوگوں کو پیشقدمی کی داستان ' جس نے تمام یورپ کو خوف آمیز تعجب میں ڈال دیا تھا یاد ہے وہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہ نتائج جو قسطنطنیہ سے آئے ہوے معلومات سے مستنبط و مستخرج ہیں بازار اعتماد میں کیا قیمت رکھتے ہیں -

جرائد و صحائف یورپ کی عام رائے ہے کہ " یہ صلح ایک دوسری جنگ کی تمہید ہے - ترکوں کے قبضہ ادرنہ نے اس مسئلہ کو اور بھی خار دار بنا دیا ہے " -

اگر جنگ ہوئی تو ایک فریق ترک ہونگے ' مگر دوسرا کون ہوگا ؟ بلغاریا اسدرجہ پامال ہوچکی ہے کہ اسکی زیست کا سہارا صرف یہ امید ہے کہ یورپ اسکو پامال نہ ہونے دیگا - سرویا کے متعلق یاد ہوگا کہ وہ بلغاریا کے خلاف ترکوں سے معاہدہ کرچکی ہے -

سرویا کی طرح یونان اور ٹرکی میں بھی بلغاریا کے خلاف معاہدہ ہوچکا ہے ' جسمیں یہ طے ہوا ہے کہ بحیرہ مارمورہ کی بندرگاہوں پر جو اس وقت بلغاریوں کے قبضہ میں ہیں گولہ باری کے لیے ٹرکی یونانی بیڑے کو درۂ دانیال سے گزرنے دیگی ' اور اسکے معاوضہ میں یونان عثمانی بیڑے کو طرابلس اور سالونیکا جانے کے لیے بحیرہ ایجین سے گزرنے دیگا -

رومانیا ان سب میں تازہ دم ہے اسکے ' علاوہ ایک بار بخارست میں ظاہر بھی کیا گیا تھا کہ دول ادرنہ سے ترکوں کے اخراج کے لیے رومانیا سے درخواست کرسکینگی ' مگر سوال یہ ہے کہ کیا بلغاریا کے لیے رومانیا میدان میں اتریگی ؟

دول ستہ (انگلستان ' فرانس ' روس ' اسٹریا ' جرمنی ' اطالیہ) کے سفرا نے علحدہ علحدہ یاد داشتیں مرتب کی تھیں مگر سب کا مفاد ایک ہی تھا اور وہ یہی تھا کہ اینوس میڈیا خط سے ترکوں کو دست بردار ہوجانا چاہیے - باب عالی میں یہ یاد داشت پیش ہوچکی ہے ' اور گو اس کا لہجہ چنداں درشت نہیں تاہم مفہوم یہی ہے کہ ٹرکی کو اگر اس نصیحت کے ماننے سے انکار ہے تو دول ستہ کو مناسب کارروائی پر مجبور ہونا پڑیگا - وہ مناسب کارروائی کیا ہوگی ؟ یہی کہ تمام سلطنتیں ترکوں کو جنگ کا الٹیمیٹم دیں اور گو خود آمادہ جنگ نہ بھی ہوں تاہم اس دھمکی سے کم از کم ترکوں کو کچھ نقصان تو پہونچا دیں - " دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت " انگلستان بھی اس انذار و تہدید میں شریک غالب ہے ' اور نہ ہونے کی کوئی وجہ نہ تھی اس لیے کہ وہ خوب جانتی ہے اور بات بھی یہی ہے کہ کچھ ہو مگر اسکی مسلمان رعایا کے جذبات اخلاص و عقیدت و وفا داری میں کوئی فرق نہ آئیگا ' ان صبر آزما کوششوں کے مقابلے میں دوسری طرف دیکھو کہ ترک ابھی پچھلی ہزیمت سے اچھی طرح سنبھلنے بھی نہیں پائے ہیں ' انقلاب وزارت و اغتشاش داخلی نے پریشان کر رکھا ہے ' خزانہ اسقدر خالی ہے کہ مزید فتوحات کا سلسلہ تو قائم رکھنا غیر ممکن ہو ہی گیا ہے ' موجودہ مقبوضات سنبھالنا بھی دشوار ہے ' مگر ایک مت ہے کہ یہ تمام مشکلیں   ی سے انگیز کررہی ہے -

الہلال

۱۰ رمضان ۱۳۳۱ ہجری

مشہد اکبر

ادرنہ کا دردناک نظارہ کانپور میں

!

اے معمد گر قیامت سربروں آری زخاک
سربرآور وین قیامت درمیان خلق بین
خون خلقے بے گناہ بر حریم مسجدت
ز آستان بگذشت و مارا خون دل از آستین
پیروان دین حق را خوں بہ خاک اغشتہ شد
از پے خاکے کہ ہر مسلم برو ساید جبین

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون، فرحین بما آتاہم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم، لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون - (آل عمران)

زمین پیاسی ہے، اوسکو خون چاہیے، لیکن کسکا ؟ مسلمانوں کا، طرابلس کی زمین کسکے خون سے سیراب ہے ؟ مسلمانوں کے، مغرب اقصی کسکے خون سے رنگین ہے ؟ مسلمانوں کے، خاک ایران پر کسکی لاشیں تڑپتی ہیں ؟ مسلمانوں کی، سرزمین بلقان میں کسکا خون بہتا ہے ؟ مسلمانوں کا، ہندوستان کی زمین بھی پیاسی ہے، خون چاہتی ہے، کسکا ؟ مسلمانوں کا، آخرکار سرزمین کانپور پر خون برسا، اور ہندوستان کی خاک سیراب ہوئی -

ہندوستان کی دیوی جوش و خروش میں ہے، اپنی قربانگاہ کیلیے نذر مانگتی ہے، کون ہے ہمت کا جوان جو اوسکی خواہش پوری کرے ؟ صوبۂ متحدہ کا بادشاہ (سر جیمس مسٹن) - بالاخر بادشاہ آگے بڑھا اور اوسنے اپنی وفادار رعایا (مسلمان) کا خون پیش کیا، جو اپنی جان کے بعد اوسکو سب سے زیادہ عزیز اور محبوب تھی !

مسلم ہستی تو اب کہاں بسیگی ؟ کہ تیرے لیے ہندوستان بھی امن کا گھر نہیں رہا، وہ جسکو تو سب سے بڑی اسلامی حکومت کہتی تھی، وہ بھی تیرا خون مانگتی ہے، لیکن دشمنی سے نہیں، محبت سے، وہ تیری محبت و وفاداری کا امتحان لیتی ہے -

سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

ہمالیہ ! تو دنیا کا سب سے بڑا پہاڑ ہے، تو تند و تیز ہوا کو روکدیتا ہے، تو پر غیظ و غضب بادل کو ٹھکرا کر پیچھے ہٹا دیتا ہے، کیا تو ہمارے شدائد و مصائب کا طوفان نہیں روک سکتا، کیا تو ہمارے حزن و غم کے بادل کو ٹھکرا کر پیچھے نہیں ہٹا سکتا ؟

برٹش حکومت کہتی ہے کہ رعایا کے مذہب کا احترام ہوگا، لیکن کیا وہ احترام اوس سے بھی کم ہوگا جتنا ایک سڑک کے سیدھے ہونے کا، برٹش حکومت کہتی ہے کہ رعایا کے خون کا احترام ہوگا، لیکن کیا اوس سے بھی کم، جتنا ایک راستے کی زینت و آرایش کا ؟

۳ - اگست کی صبح، انقلاب حکومت برطانیہ کی تاریخ ہے، بہادر سپاہی جسوقت ایک ضعیف و ناتوان و غیر مسلح مجمع پر گولی برسا رہے تھے، اونھیں کیا خبر تھی کہ یہ گولیاں ان ناتوان انسانوں کے سینوں کو توڑ توڑ کر برطانی عدل و انصاف کو زخمی کر رہی ہیں ؟ اونھیں کیا معلوم تھا کہ اس گولی کا نشانہ اوس ستون کو کمزور کر رہا ہے جس پر حکومت برطانیہ کی عمارت قائم ہے ؟ وہ مسرور ہیں کہ ہم وفاداری کی خدمت ادا کرتے ہیں، نادانو ! تم تو اوس سے عداوت کر رہے ہو جسکی محبت کا اظہار چاہتے ہو -

غیر آئینی خونریزی

وہ کیا عجیب منظر تھا جب کربلاے کانپور میں، کئی ہزار بے دست و پا برطانی رعایا برہنہ سر، برہنہ پا با چشم نم و با دل پر غم ایک سیاہ علم کے نیچے جو اسلام کی مظلومی و بیکسی کا نشان تھا، کئی سو معصوم بچوں کے ساتھہ، چند اینٹوں اور پتھروں کا ڈھیر لگا رہی تھی، اور اوس کی زبان پر وہ دعا جاری تھی جو وقت تعمیر کعبہ ابراہیم و اسماعیل کی زبان پر جاری تھی -

ربنا تقبل منا انک	پروردگار اپنے گھر کے لیے ہماری ان
انت السمیع العلیم	چند اینٹوں کو قبول کر، تو سن رہا ہے
(بقرہ)	اور جان رہا ہے،

یہ پر اثر مقدس نظارہ ختم نہیں ہوا تھا کہ مسٹر ٹائلر (مجسٹریٹ کانپور) کی سپہ سالاری میں ایک مختصر سوار اور پیدل فوج تمام اسلحہ سے مسلح نمودار ہوتی ہے، اور دس منٹ تک اپنی بندوقوں سے اڑا اڑا کر گولیوں کی ایک چادر ہوا میں پھیلا دیتی ہے - پردہ جب چاک ہوتا ہے، میدان میں خاک و خون میں تڑپتی ہوئی لاشیں نظر آتی ہیں، جن میں بعض معصوم جانیں بھی ہیں، جو افسوس دم توڑ چکیں -

گورنمنٹ پریس کا فرشتۂ غیب ہم کو اطلاع دیتا ہے کہ میدان میں ۱۴- لاشیں تھیں، پھر بتاتا ہے ۱۸- تھیں، عقیدت مند دل اس کو تسلیم کرتا ہے، لیکن عقل حجت طلب کو کیونکر سمجھائیں کہ ایک تنگ میدان میں ۱۰، ۱۵ ہزار آدمیوں کا مجمع ہے، پولیس بے محابا ۱۰- منٹ تک بے پروائی سے اون پر گولیاں برساتی ہے، ہر گولی ایک دور کے فاصلہ تک پھیلتی ہے، اور صرف ۱۸- لاشیں اون کے صدمہ سے گر پڑتی ہیں - مسلمان اپنی روئیں تنی کا دعوی کرتے ہیں، اون کو مسرور ہونا چاہیے کہ گورنمنٹ پریس بھی اون کے اس اعجاز کو تسلیم کرتا ہے -

حکومت قانون کے ماتحت ہے، لیکن افسوس ہم زبان کے ماتحت ہیں، ہم پر گورنمنٹ کا قانون حکومت نہیں کرتا، ہم پر حکام کی زبان حکومت کرتی ہے : ایک ضعیف و کمزور مجمع جس کے ہاتھہ میں کوئی آلۂ ضرر نہیں، جو کسی انسان کا محترم خون نہیں گراتا، جو کسی کی جائداد و عزت پر حملہ نہیں کرتا، صرف ایک جنبش لب سے آغشتہ بخاک و خون ہوجاتا ہے -

بے شبہ وہ قانون کی مخالفت کرتا تھا، لیکن اوس کی تادیب کیلیے عدالت کے کمرے، اور قید خانوں کی کوٹھریاں تھیں، سنگین کی نوکیں، اور بندوقوں کی گولیاں نہ تھیں - برٹش مورخ ہمکو بتاسکتا ہے کہ برسٹل اور منچسٹر کے کتنے ہنگاموں میں ان آتشبار ہتھیاروں سے کام لیا گیا ہے ؟ ہم جانتے ہیں کہ وہ ہمکو حوالہ دیگا کہ برسٹل اور کانپور میں کتنی مسافت ہے ؟ لیکن اے معصوم مورخ ! براے خدا

ہمیں بتاتا کہ برسٹل اور کانپور کی ذی روح حقیقتوں میں اتنا فصل ہے؟

نصرانی کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ عورتوں میں روح نہیں، لیکن اے مقدس نصرانی! پیغمبر ناصرہ کے لیے بتانا کیا تیرا یہ اعتقاد ہے کہ مسلمانوں میں روح نہیں - ہاں روح ہے لیکن تونے انکو بے روح کردیا ہے، ان میں جان ہے لیکن تونے انکو بے جان کر دیا، کیا تجکو شریعت کا یہ حکم یاد نہ رہا کہ " تو خون مت کر " -

اسباب شورش

سر جیمس مسٹن کی سرکاری اطلاع کہتی ہے کہ " معاملۂ انہدام مسجد کیلیے مسلمانان کانپور میں کوئی جوش نہیں صرف بیرونی مسلمانوں کو جوش ہے " واقعۂ قتل عام سے پہلے بھی یہ غلط تھا، کہ اگر یہ سچ تھا، تو مسلح سپاہی وقت انہدام مسجد کو کیوں گھیرے تھے؟ سنگینوں اور بندوقوں کی ہیبتناک نظاروں سے کن کو ڈرایا جا رہا تھا؟ اور اب تو حکومت صوبہ متحدہ کو خود نظر آرہا ہوگا کہ لوازم تدبر و سیاست سے اوسکا خزینۂ حکومت کسقدر تہی تھا -

سر جیمس مسٹن کی سرکاری اطلاع کی شہادت ہے کہ مسلمانان کانپور کا جوش جرائد اسلامیہ کی برافروختگی اور طعن و تشنیع و ملامت کا نتیجہ ہے، لیکن وہ کون تھا جس نے مسلمانوں پر غیرت کاذبہ اور جوش مصنوع کا الزام دیا تھا؟ خود سر جیمس مسٹن، وہ کون تھا، جس نے مسلمانوں کو طعنہ دیا تھا کہ مسلمانوں کے جوش و غیرت کی حقیقت صرف چند الفاظ ہیں؟ صوبہ کا نیم سرکاری اخبار پاینیر، اور پھر وہ کون تھا جس نے مسلمانوں کو کہا تھا کہ انکی غیرت و حمیت کا جولانگاہ صرف قلم کا میدان ہے؟ شہنشاہی انگلستان کی نیم سرکاری زبان ٹائمز -

سر جیمس مسٹن نے قصداً مسلمانوں کو چھیڑا، اور ان کے اس جوش دینی اور ولولۂ اسلامی کو جھوٹا کہا جو ١٣٠٠ برس سے جھوٹا نہوا تھا - اونھوں نے ان زیرخاک انگاروں کو راکھ کا ڈھیر سمجھا جو تیرہ سو برس سے اسی طرح روشن رہے - سر جیمس مسٹن کے یقین کے لیے دلیل چاہیے تھی - فرزندان اسلام بڑھے اور اونھوں نے مقتل عام میں جاکر جسمانی پردہ جو فرمانروائے صوبہ کے سامنے حائل تھا، الٹ دیا، اور دنیا کو نظر آگیا کہ در حقیقت اس پردہ کے پیچھے سرخ انگارے تھے جو خود دوسروں کو نہ پھونک سکے پر خود کو پھونک دیا -

سر جیمس مسٹن اب کیا چاہتے ہیں؟ کیا دعوائے سابق کے یقین کے لیے کسی اور دلیل کے طالب ہیں، اگر حقیقت میں انکی طلب صادق ہے، اور انکی کوشش کامل ہے، تو ہم بتاتے ہیں کہ ان آہنی زنجیروں میں بھی آگ ہے جو اسیران مدافعت ملی کے ہاتھوں اور گردنوں میں ہیں - اونھیں خبر دار رہنا چاہیے کہ زنجیروں کی آہنی جسمانیت دوسری آہنی جسمانیت سے ٹکرا کر شعلہ نہ پیدا کرے -

صوبہ متحدہ کا طرز حکومت اوسیوقت ایک خونین منظر کا اشارہ کر رہا تھا جب اوسکا فرمانروا ایک طرف اسٹریچی ہال (علی گڈہ) میں اور دوسرے طرف مقامی دربار (گورکھپور) میں ایک اسپیکر کی حیثیت سے نمودار ہوا تھا - اوسنے دھمکی دی تھی کہ " بزور اس جوش کو فرو کرونگا " آخر ٣ - اگست کو اوس وقت جب کہ وہ بریلی میں تھا، اور ایک مسلمان ریاست (رامپور) اوسکا خیر مقدم کر رہی تھی، اوسنے بزور اس جوش کو فرو کردیا -

ہمیں اسکا خوف نہیں کہ مسلمان ایک مسجد کے اعادۂ حرمت کی کوشش میں مقتول و مجروح ہوے، کہ یہ انکی خصوصیت ملی ہے، ایک ہزار تین سو برس ہوے کہ مسجد خلیل کی بقائے حرمت کے لیے سر بکف ہیں، لیکن اسکا خوف ہے کہ حکومت متحدہ جن غیر قانونی گولیوں سے اپنی وفادار رعایا کو مجروح کررہی تھی اوس سے وہ خود تو مجروح نہیں ہوگئی؟

روز حزن و ملال ملی

شہدائے کانپور کی یاد ہمارے دل میں ہر وقت تازہ رہیگی، ہم انکی برسی منائینگے، ہم انکا مرثیہ پڑھینگے، ہم انکی مظلومی و بیکسی کو ہر وقت یاد رکھینگے، ہم انکے جوش حمایت دینی و مدافعت ملی کو رولینگے، ہم آیندہ سے ٣ - اگست کی صبح کو، ١٠ محرم کی دوپہر سمجھینگے، کہ یہ ہماری مظلومیت کی پہلی قسط تھی، " اللہم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام و من توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان " اللہم اجعلہم لنا ذخراً و اجعلہم لنا فرطاً واجعلہم لنا شافعین و مشفعین -

٤ - اگست کی صبح کو ہز آنر لفٹننٹ گورنر صوبۂ متحدہ اسپیشل ٹرین سے کانپور پہونچکر پہلے قتل گاہ تشریف لائے جہاں اونھوں نے دیکھا ہوگا کہ صرف ایک انسانی ضد اور غلط کاری نے جو گورنمنٹ کے منشائے قانونی کے بالکل غیر مطابق تھی، اوس دیوار کے نیچے جہاں چند روز پہلے تیشوں نے ایک معبد اسلام کی بے حرمتی کی تھی، پرستاران دین حنیف دیوار کی ایک ایک اینٹ کو اپنے خون کا سرخ کفن پہنا رہے تھے کہ اوسکی ہر اینٹ دین توحید کی ایک ایک سرد لاش تھی - انھوں نے اپنے گرم خون کے چھینٹے دیے کہ ان بیجان لاشوں میں حرکت پیدا ہو، حرکت پیدا ہوئی اور اوس نے تمام ہندوستان کو لرزا دیا -

ہندوستان لرزتا ہے، کون ہے جو اسکو تھامے؟ ہندوستان مضطرب ہے، کون ہے جو اسکو تسکین دے؟ ہندوستان وقف فریاد ہے، کون ہے جو اوسکی فریاد رسی کو آمادہ ہو؟

مقتولین کانپور! تم پر نماز نہیں پڑھی گئی کہ تم مغفور تھے، ہم گنہگار تمہاری مغفرت کی کیا دعا مانگتے؟ لیکن سنا ہے کہ تمکو کفن نہ ملا، گولیوں اور بندوقوں کے قطع و برید کے بعد تمہارے جسم اسپتال کی قینچیوں اور چھریوں کے کام آئینگے، غزوۂ بنی لحیان میں شہدائے اسلام کی لاشیں فرشتوں نے اٹھالی تھیں، ہم آج بھی یقین رکھتے ہیں کہ اخفائے راز کیلیے اگر پولیس نے تمہاری لاشیں دریا میں نہیں پھینکیں، اور زمین میں نہیں دفن کیں تو یقیناً تمہاری لاشوں کو فرشتوں نے اوٹھالیا، کہ رضوان الہی انکا منتظر تھا -

مجروحین کانپور! تم نے گولیاں کھائی ہیں! نیزوں سے تمہارے سینوں میں سوراخ کیا گیا ہے؟ تمہاری آنکھوں میں سنگینیں بھونکی گئی ہیں؟ تمہارے ایک ایک عضو کو زخموں سے چور کیا گیا ہے؟ تمہیں یاد ہوگا کہ فرات کے کنارے بھی اسلام کا ایک قافلہ اسی طرح لٹا تھا، جسکے بعد بنو امیہ کی تاریخ کا ورق الٹ گیا، و لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلاً -

معصوم بچو! اور ریاض اسلام کے نودمیدہ غنچو! تمہیں کس نے مرجھا دیا؟ سر جیمس مسٹن کے الفاظ طعن نے تمہارے بے گناہ و نا آشنائے جرم دلوں کو مضطرب کردیا، تم بڑھے کہ اپنے دہن زخم سے اس الزام کی تکذیب کرو، اے طائران قدس! آؤ جاؤ کہ عرش کی سبز قندیلیں تمہاری منتظر ہیں -

اخبارات کے سیاہ حرفوں میں ہمارے لیے تنبیہ و عبرت نہ تھی، قدرت نے خون کی سرخ تحریروں میں ہمیں نامۂ عبرت

و دستور تنبیه بهیجا - هندوستان کے مسلمانوں نے اوسکو پڑھا ' اور اوس سے تنبہ و عبرت حاصل کي -

کانپور کا واقعه کانپور کا واقعه نہیں رہا بلکه وہ دنیاے اسلام کا واقعه هے - مسلمانان عالم نے هر هر گوشه سے همارے پاس اپنے مصائب و آلام کي آغشتهٔ خون اطلاعات کا هدیه بهیجا تها ' هم شرمنده تے که همارے پاس انکے تحفه کے لیے جو سامان تها ' اوسمیں خون کے قطرے نه تے ' اب هم شرمنده نہیں ' اے مسلمانانِ عالم ! همارے بهی بہے هوے خون ' کٹي هوئي رگوں اور تڑپتي هوئي لاشوں کا هدیه قبول کرو -

سرکاري بیانات

ایک منظر کي ایک هي تصویر هوسکتي هے ' لیکن حادثهٔ هائله کانپور کي سرکاري بیانات نے جو مختلف تصویریں کهینچي هیں ارنکا نتیجه صحیح رهي هے جو قانون شهادت کے رو سے ایسے مختلف و متضاد بیانات کا هو سکتا هے ' هم نہیں سمجهه سکتے که مسٹر ٹائلر (مجسٹریٹ کانپور) بحیثیت فریق دوم و مدعی علیه اسوقت جو شہادت دے رهے هیں بحیثیت مجسٹریٹ انهوں نے کبهي ایسي شہادت اپني مجلس حکومت میں قبول کي هوگي ؟

سر جیمس مسٹن کے ورود کانپور کے قبل و بعد جو اطلاعیں شائع هوئي هیں ' اون میں بیک نظر ایک عجیب عمومي اختلاف نظر آتا هے -

(۱) هز آنر کے ورود کانپور سے قبل جو اطلاع شائع هوئي هے ' اوسمیں پولیس کي قوت و استیلا ' مسٹر ٹائلر کي عجیب و غریب بهادري ' قوت اقدام ' مسلح سپاهیوں کي محیر العقول قادر اندازي مجمع کي پریشاني ' بے سرو ساماني ' اضطراب فرار کو بتفصیل دکهایا گیا هے - هز آنر کے ورود کانپور کے بعد ایک تیز مشق اور چابک دست مصور نے اس منظر کا جو مرقع طیار کیا ' اوسمیں هم پولیس کو ساکن و غیر متحرک ' مسٹر ٹائلر کو ایک سپه سالار کے بجاے ایک ناصح مشفق کي حیثیت سے مجمع کے سامنے پاتے هیں - مجمع شدت جوش و غضب سے ڈهیلوں اور اینٹوں سے مسلح آگے بڑها ' اور اوسنے نہایت بیدردي سے پولیس پر حمله کیا ' اور اسقدر قریب پهونچ گیا ' که پولیس بمشکل حمله آور هوسکي - ۱۰ - منٹ کے بعد غنیم کي فوج میگزین چهوڑکر جسمیں ڈهیلوں اور اینٹوں کي مقدار کثیر پائي گئی ' میدان سے بهاگ کهڑي هوئي ' اور اسطرح بمشکل ' میدان فتح هوسکا -

(۲) غنیم نے مقتولین و مجروحین کي جو تعداد میدان جنگ میں چهوڑي ' بیان اول میں اوسکي مقدار ۱۳ - مقتول اور ۲۸ - مجروح بیان کی هے - لیکن بعد کے بیانات سے یه مقدار بہت بڑهجاتي هے ' اور خصوصاً جب هم وہ مقدار بهی شامل کرلیں جنهوں نے اسپتال میں دم توڑا ' اور اکثر مجروحین کے متعلق طبی مشیروں کی مایوسی جب سنتے هیں تو هم نہیں سمجهه سکتے که اس مقدار کو کہاں تک بڑهائیں -

(۳) بیان اول میں سبب انعقاد مجلس کو نامعلوم بتایا گیا هے ' اور بقرائن یه ظاهر کیاگیا هے که فتح ادرنه اور مسجد کانپور کے متعلق کچهه تقریریں هوئیں ' لیکن دوسرے بیان میں نہایت وضاحت و تفصیل سے مقررین و خطباے مجلس کی پرجوش و پرغضب تقریروں کا حواله دیا گیا هے ' جن کے سحر سے تمام مجمع مسحور هوگیا تها -

(۴) بیان اول سے ظاهر هوتا هے ' که حکام شهر کو اس اجتماع کثیر اور ابتداے شورش کی اطلاع نه تهی ' اور بے خبري میں ان واقعات کی ابتدا هوئی ' لیکن دوسرے بیان میں هم ایک فقره پڑهتے هیں که " مسلح پولیس جو پہلے سے طیار تهي " کیا اس سے یه واضح نہیں هوتا که کارفرمایان شهر اس جلسه کی اهمیت سے پہلے سے واقف تے ' اور نہیں هم سمجهه سکتے که کن مصالح دمویه و مناظر خونیں کی توقع میں حسب موقع مداخلت کے وہ منتظر تے -

(۵) بیان اول میں غنیم کے هاتهوں میں صرف دو قدیم اور وحشیانه طرز کے هتیاروں کا ذکر هے یعنی اینٹ اور پتهر ' بیان ما بعد میں هم ایک اور خطرناک سلاح (لاٹهی) کا بهی باغیوں کے هاتهه میں هونا پڑهتے هیں -

(۶) پہلي رپورٹ میں مسٹر ٹائلر کي نسبت اتنا مذکور هے که " وہ مسلح پولیس کي سوار و پیاده فوج کي جمعیت میں موقع پر پهونچے اس فوج کو پیچهے چهوڑکر پہلے وہ تنہا مسجد کے قریب آئے ' انپر بهي حمله هوا اور وہ ٹهرگئے " اس بیان سے ظاهر هوتا هے که مسٹر ٹائلر بهی حمله سے محفوظ نه رهے ' لیکن بیان ثانی میں اس کے متعلق ایک حرف مذکور نہیں " مسٹر ٹائلر مجسٹریٹ شهر موقع پر پهونچے ' مجمع نے انکي ایک نه سنی اور پولیس پر حمله کر دیا " ایک ضلع کے حاکم و والی پر حمله هونا ' اس تاریخ کا سب سے بڑا واقعه هوسکتا هے ' لیکن هم کو اس " ترک واقعه " کے حقیقی اسباب معلوم نہیں جن کي بنا پر اس واقعهٔ هائله کے ذکر سے اطلاعات سرکاري کی تاریخ کا دوسرا ایڈیشن خالی رها -

(۷) پہلی اطلاع میں اون عجیب و غریب و غیر آئینی اسباب کا استعجال و سرعت واقعه نگاري میں ذکر ضروري نه تها جن کي بنا پر ' پولیس کو حمله کي ضرورت محسوس هوئي ' لیکن دوسري اطلاع میں ' نہایت بلیغ طرز ادا میں مذکور هے که " مسٹر ٹائلر نے نہایت صبر سے کام لیا ' اور اوس وقت تک فائر کا حکم نہیں دیا ' جب تک پولیس اور پہره داروں کي حفاظت جان کے لیے فائر کرنا ضروري نہوگیا " اور انهیں الفاظ مصنوعه کي تکرار هز آنر آگره میں فرماتے هیں -

هز آنر کا قدوم کانپور

امید تهی که جب هز آنر سر جمس مسٹن کانپور کے مناظر خونیں کا ملاحظه فرمائینگے تو ارنکا دل رحم و لطف سے بهر جائیگا ' اور حکام کي نا عاقبت اندیشی ' استعجال سفک ' انتهاک حرمت قانون ' اور سعی نقض امن سے ارنکو کامل واقفیت کا موقع ملیگا -

ارنهوں نے مسجد منهدم کو ملاحظه کیا ' در و دیوار شکسته سے اسلام کی بیکسي و بے نوائي کي مجسم تصویر نظر آئي هوگی ' وہ میدان قتل میں تشریف لائے ' مظلوم اور ناکرده گناه لاشوں کا وهاں ڈهیر هوگا - بوڑهے اور ضعیف العمر ' انسانوں کو جو حمله کے لائق نه تے ' ایک طرف مسجد کے نیچے پڑے دیکها هوگا جو خون میں تڑپ تڑپ کر رهگئے هونگے ' دوسري طرف ننهے ننهے معصوم سینے سنگینوں اور برچهیوں سے سوراخ سوراخ نظر آئے هونگے ' غریب و ناقه کش نیچے درجه کے مسلمان جنکو میں اب نیچے درجه کا نہیں که سکتا ' اوس سینه پر گولی کهاکر گرے هونگے ' جسپر غربت و افلاس نے پیرهن کا ایک تار باقی نه رکها تها ' هاں اب خون کی سرخ چادر پرده پوش بیکسی هوگی ' ارنهوں نے نوجوان و نوعمر مسلمانوں کی ایک جماعت خون میں شرابور دیکهی هوگی جو اپنے کنبه کی تنہا امید اور اپنے والدین کی تنہا قوت تے ' کیا هز آنر کی آنکهوں میں آنسو نہیں ڈبڈبائے ؟

یہاں سے هز آنر نے شفا خانے کا رخ کیا ' شفا خانه کا صحن خون کي چهینٹوں سے رنگین دیکها هوگا ' ایک ایک پلنگ پر دو زخمي نظر

آئے ہونگے ' کسیکی آنکھہ میں نیزہ کی انی چبھہ گئی ہے' کسی کا سینہ زخموں سے چور ہے' کوئی خون تھوک رہا ہے' کسی کا سر پھٹ گیا ہے ' کسی کا دھڑ سنگینوں سے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہے ایک تسمہ باقی ہے کسی کے ہاتھہ میں برچھوں کی نوکیں گھس گھس گئی ہیں ' کوئی تڑپتا ہوگا ' اوئی تڑپ بھی نہ سکتا ہوگا ' کوئی کراہتا ہوگا ' کوی کراہ بھی نہ سکتا ہوگا ' کیا اس عبرتناک منظر کو دیکھکر' ہز آنر کے سینہ سے ایک آہ نہیں نکلی ؟

قید خانہ آئے' وہاں فرزندان اسلام کا ایک مجمع ہوگا جن میں اکثر وہ تھے جو میدان میں موجود نہ تھے اور گھروں سے بلا کر انکو قید کیا گیا ' ان نا کردہ گناہوں کے ہاتھوں میں زنجیریں ہونگی ' جو ایک مجرم کی نشانی ہے ' اونکی صورت سے بے بسی چہروں سے حزن و ملال اور آنکھوں سے مظلومیت ظاہر ہوگی ' اور اونکے دل جو دو برس کے حوادث اسلامیہ سے نازک ہو گئے ہیں دھڑک رہے ہونگے' ان سے مل کر ہز آنر کی زبان سے ایک کلمہ افسوس نہیں نکلا ؟

ہز آنر جب کانپور کی گلیوں میں پھر رہے تھے (حسب بیان خود) انھوں نے بیوں کی دردناک گریہ و زاری ' یتیموں کی پر حزن و ملال فریاد و بکا ' اور مجروحین کے کراہنے اور دم توڑنے کی آوازیں سنیں ' لیکن کیا ہز آنر کا قلب رقیق اس سے متاثر ہوا ؟

تقریر آگرہ

ہز آنر جب آگرہ تشریف لے گئے ' اور وہاں تقریر فرمائی تو' نتائج کو عدالت کے سپرد کیا ' اور فرمایا کہ " حکام نے اوسوقت تک حملہ کا حکم نہیں دیا ' جب تک حفظ امن کے لیے وہ مجبور نہوگئے " ازراہ الطاف خسروانہ ہز آنر مسٹن ظاہر فرما سکتے ہیں ' کہ مسلمان کن ہتیاروں سے مسلح تھے ؟ اونھوں نے پولیس کو چھیڑا ' یا پولیس نے انکو چھیڑا ؟ اونھوں نے کس کی جان لینے کا ارادہ کیا تھا ؟ اونھوں نے کس کا گھر لوٹنا چاہا تھا ؟ کس نے اونکو اشتعال دیا ؟ تاکہ بیجا شور و غل کی اونکو سزا ملے جنھوں نے اپنی رزولیوشنوں ' میموریلوں ' یاد داشتوں اور برقی پیغاموں سے حکام کو سخت تکلیف پہونچائی تھی' اور جنمیں بقول ہز آنر و پاؤنیر جوش صحیح و غیرت صادقہ موجود نہ تھی' -

کیا ہز آنر ہم سے جوش صحیح کے اسی مفہوم کے طالب تھے ' جسکو اونھوں نے ۴ - اگست کو کانپور کی مچھلی بازار میں دیکھا ؟ کیا پاؤنیر ' غیرت صادقہ کی اسی حقیقت کا متقاضی تھا ' جو ۳ - اگست کو ایک مسجد کے سامنے منکشف ہوئی ؟ اگر یہ سچ ہے تو ہمارے جوش صحیح اور غیرت صادقہ کا امتحان ہونا تھا وہ ہوچکا - ہز آنر کو نہ اب ہماری جہالت پر افسوس کرنا چاہیے اور نہ پاؤنیر کو ہماری سرکشی سے خفا ہونا چاہیے -

ہز آنر آگرہ کی تقریر میں فرماتے ہیں " انتشار مجمع اور تکمیل امن کے بعد حکام نے مقتولین و مجروحین کے ساتھہ نہایت ہمدردی کی ' اور انتقام کا مطلق خیال انکے دل میں نہ تھا " ہاں ہم نے اوس ہمدردی کو دیکھا جو تیشوں سے ہماری مسجد کے ساتھہ اور گولیوں سنگینوں اور نیزوں سے ہماری سینوں کے ساتھہ کی گئی' سر جیمس مسٹن کس ہمدردی کیطرف اشارہ کر رہے ہیں ؟ کیا اسکی طرف اشارہ کرتے ہیں نہ قیدیوں کو ایک چھٹانک کھانا ملتا ہے ؟

ہز آنر فرماتے ہیں " حکام کے دل میں اب انتقام کا مطلق خیال نہ تھا " کیا انتقام کے بعد بھی انتقام لیا جا سکتا ہے ؟ مجمع کے منتشر مجروحین کے نیم مردہ اور مقتولین کے دم توڑنے کے بعد انتقام کے لائق کون تھا ؟

مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

ہز آنر آگرہ کی تقریر میں ایک جگہہ فرماتے ہیں' کہ " حکام نے اوسوقت تک حملہ نہیں کیا جب تک حفظ امن کی بنا پر وہ اس کے لیے مجبور نہوگئے" ہز آنر کے اس چھوٹے سے فقرہ کی جوامع الکلمی دیکھو کہ اس میں عدالت کانپور اور ہائیکورٹ الہ آباد کی وہ دراز و طویل داستان جو کئی جلدوں میں اور کئی مہینوں میں تمام ہوتی ' کلام کے ایک فقرہ میں اور وقت کے ایک لمحہ میں ختم ہو گئی ' جس میں اونھوں نے بطور " ایمان غیب " جو ہر نیک و ایماندار کا درجۂ اقصی ہے' جس سے میں ہز آنر کو مستثنی نہیں کر سکتا ' صدق دل سے اسکو تسلیم کرلیا ہے کہ نقض امن کے ذمہ دار مسلمان تھے ' اور یہی الزام کے مستوجب ہیں لیکن کیوں حضور! جناب کا یہ فقرہ صحیح ہے یا یہ کہ " ہم ابھی کسی کو الزام نہیں دے سکتے کیونکہ یہ عدالتوں کے طے کرنے کی چیز ہے ؟ "

اب کیا کرنا چاہیے ؟

ہوا جو ہونا تھا ' اب اس سوال کا موقع ہے کہ گورنمنٹ کو کیا کرنا چاہیے ' اور ہم کو کیا کرنا چاہیے ؟

گورنمنٹ کو کیا کرنا چاہیے ؟

بیانات سابقہ ' واقعات مذکورہ ' اور انتقادات متصدرہ نے اس حقیقت کو بالکل منکشف کردیا ہے ' کہ اس حادثہ عظیمہ کے ذمہ دار ہز آنر سر جیمس مسٹن ' مسٹر ٹائلر سیٹی مجسٹریٹ اور مسٹر سیم چیرمین مینوسپلٹی کے نا عاقبت اندیش ' نا انجام بیں ' غیر آئینی اور خلاف منشاے اعلان حکومت (حریت مذاہب) ' پالیسی ' اور پولیس کی بے ضابطہ مداخلت اور غیر قانونی اشتعال انگیزی ہے ' پس گورنمنٹ کا فرض ہے کہ حکام سے نہایت سخت قانونی مواخذہ اور پولیس پر اشتعال طبع کا جرم قائم کرکے' سزا دلائے' اور پس ماندگان شہداے کانپور کے لیے کچھہ ماہوار مقرر کردے -

یہ ایک ایسی جائز خواہش ہے جس کے انکار کی ہم کوئی وجہ نہیں پاتے' اس سلسلہ میں گورنمنٹ کو ان مغرور و ناعاقبت اندیش مشیروں سے بچنا چاہیے جو ہر موقع پر گورنمنٹ کو سخت و درشت پالیسی کا مشورہ دیتے ہیں - یہ سچ ہے کہ توپ کے گولے ' پھانسی کی ڈوری' اور قید خانہ کی زنجیر' ان میں سے ہر شے ہر جسم کو مطیع و فرمانبر بنا سکتی ہے ' لیکن قلوب کی اطاعت و فرمانبری کے لیے صرف ایک نگاہ لطف اور ایک جنبش دست کرم کافی ہے - پس سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ ہمارے اجسام پر حکومت کرنا چاہتی ہے جسکے تابع قلوب نہیں ہیں ' یا قلوب پر حکومت کرنا چاہتی جسکے ساتھہ اجسام کی حکومت بھی ہے -

ہمکو کیا کرنا چاہیے ؟

کانپور کا واقعہ اب فقط کانپور ہی کا واقعہ نہیں رہا' تمام ہندوستان کا واقعہ ہو گیا ' پس تمام مسلمانان ہندوستان کو چاہیے کہ :

اپنی اپنی جگہ پر' پر زور جلسے کرکے گورنمنٹ کو مظالم حکومت متحدہ کیطرف متوجہ کریں' کلکتہ ' بمبئی ' لکھنو ' لاہور و پٹنہ' وغیرہ تمام بڑے شہروں سے ایک ایک قانونی مشیر مقدمۂ کانپور کے لیے پہنچنا چاہیے - چنانچہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مسلمانان کلکتہ کیطرف سے عنقریب ایک بیرسٹر کانپور بھیجا جائیگا - اور کل پرسوں کے تاروں سے جو بمبئی وغیرہ سے آئے ہیں یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ کئی بیرسٹر کانپور روانہ ہونے والے ہیں -

مجروحین اور پس ماندگان شہداے کانپور کی اعانت کے لیے' معتبر اشخاص کی معرفت کانپور چندہ بھیجنا چاہیے' اس کے لیے ضروری ہے کہ خاص کانپور یا اوسکے متصل کسی شہر مثلا لکھنو میں اسکی صدر مجلس قائم کی جاے' جس میں صرف مخلص اور ہمدرد مسلمان شریک ہوں ' جو نہایت اخلاص و دیانت کے ساتھہ جمع و تقسیم زر اعانت کی خدمت انجام دیں ' الہلال نے یہ فنڈ کھول دیا ہے اور بالفعل ایک سو روپے کا نذرانہ پیش ہے ' و اللہ المستعان و علیہ التکلان -

مقالات

ألتــرک و العــرب

نشرنا في الهلال الخامس الصادر في ٢٥ - شعبان سنة ١٣٣١ ھ (٣٠ - يوليه سنة ١٩١٣ - م) ما يقوله الا تراک في مطالبة العرب السوريين باصلاح بلادهم على وجه اللامركزية الادارية ؛ وها نحن ننشر ما يبديه العرب انفسهم بشان ذلك على ما كتب الينا فضيلة العلامة السيد محمد رشيد رضا صاحب مجلة المنار المصرية الغراء ؛ و نحن نرجئ ملاحظاتنا على هذه المسألة الى ان نستوفي البحث عنها في فرصة اخرى ؛ ان شاء الله تعالى ؛ قال حفظه الله :

صديقي الصفى الوفي الفاضل الغيور ابوالكلام احمد الدهلوي صاحب الهلال المنير -

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته ؛ و بعد فقد تشرفت بكتاب منكم بعد كتاب - اما ماكتبتم بشان..............................

واما ماكتبتم بشان الاصلاح فمن حق غيرتكم واخلاصكم ان اذكرلكم فيه شيئا من رايي :

(١) صورتم رايي في مسألة نهوض العرب و مسألة المؤتمر الاسلامي بغير صورتها الحقيقية و لولا ذاك لما كان لكم وجه للاستشكال والاستدراک ؛ و هكذا شان الناس كافة في تصوير اراء الناس اذا اخذوها من بعض ما يكتبون فيها بغير تدقيق ولا احاطة -

بل كان الاستاذ الامام يقول ان جمهور الناس لا يفهمون من قراءة اقوال الكاتب اكثر من عشرين في المئة من مراده واما اذا سمعوا كلامه من لسانه فانهم يفهمون منه ثمانين في المئة -

ولهذا امكنني ان افهم مولوي محبوب عالم صاحب بيسه اخبار هنا معظم رايي في مسألة الدولة بالكلام اللسانى معه اربع مرات ماكان يتيسرلى ذلك بالمكاتبة اربعين مرة -

فهذه مقدمة للكلام يجب ان تراعي ومن فروعها قولكم : اننا لا نعرف حقيقة حال الهند ؛ و قولنا : انكم لاتعرفون حقيقة حال الدولة ان لم تعترفوا بهذا -

مسئلۂ " ترک و عرب " کے متعلق خود ترکوں کی جو راے ہے ؛ اور شامی عربوں کے مطالبۂ لامرکزیت کی نسبت قسطنطنیہ میں جو خیالات ظاہر کیے جاتے ہیں ؛ ٣٠ - جولائی سنہ ١٩١٣ع کے الہلال میں اُن کی ترجمانی ہوچکی ہے - آج کی اشاعت میں اہل عرب کے مطالبات خود اُن کی زبان میں درج ہیں ؛ جو ہمارے پاس علامۂ سید رشید رضا اڈیٹر المنار مصر نے بھیجے ہیں - بالفعل ہم اس باب میں اپنی راے محفوظ رکھتے ہیں ؛ آیندہ اسپر تفصیل سے بحث کرینگے ؛ ممدوح لکھتے ہیں :

قاہرہ - ١١ - شعبان سنہ ١٣٣١ ھ

میرے برگزیدہ و مخلص دوست اور پرجوش فاضل مولانا " ابوالکلام احمد الدہلوی " پروپرائٹر " الہلال "

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ؛ متواتر عنایت نامے شرف افزای وورد ہوے ؛ آپ نے .... کے متعلق جو امور تحریر فرماے ہیں .... اصلاح کی نسبت جو ارشاد ہے اُس کے متعلق آپکے جوش اخلاص کو حق حاصل ہے کہ میں بھی اس باب میں کچھہ اپنی راے عرض خدمت کروں :

(١) عربوں کی ترقی ؛ اور اسلامی کانفرنس کے مسئلے میں آپ نے میری راے کی غیر واقع تصویر کھینچی ہے ؛ ورنہ اشکال کا نہ کوئی سبب تھا اور نہ دریافت کرنے کی حاجت پڑتی - عام دستور ہے کہ جب لوگ کسی راے کو ایسے لوگوں کے تحریروں سے اخذ کرتے ہیں جو بغیر تدقیق وجامعیت کے مضامین لکھتے ہیں تو اصل راے کی صورت بدل جاتی ہے -

استاد امام (شیخ محمد عبدہ) کہا کرتے تھے کہ مضمون نگاروں کے اقوال پڑھکر عام لوگوں میں بیس فی صدی سے زائد اُس کے مفہوم کو نہیں سمجھتے ؛ لیکن وہی بات اگر اس کی زبان سے سنیں تو ٨٠ فی صدی سمجھہ لیں -

یہی وجہ ہے کہ سلطنت عثمانیہ کے متعلق میں نے یہاں اپنی بیشتر رائیں مولوی محبوب عالم پروپرائٹر پیسہ اخبار لاہور کو صرف چار مرتبہ کی ملاقاتوں میں سمجھا دیں ؛ میرا خیال ہے کہ خط و کتابت کا اتفاق ہوتا تو چالیس مرتبہ میں بھی یہ کام آسان نہ تھا -

یہ اصول قابل لحاظ ہے ؛ اور آپ کا یہ ارشاد کہ " ہم لوگ (اہل مصر) ہندوستان کی اصل حالت سے نابلد ہیں " اور میرا یہ قول کہ " آپ لوگ (اہل ہند) مانیں یا نہ مانیں مگر دولۃ عثمانیہ کے حقیقی حالات سے بے خبر ہیں " اسی اصول پر متفرع ہے -

(٢) مسئلہ " بیداری عرب " کی اصل ضرورت سے تو آپ کو اتفاق ہے ؛ مگر آپ فرماتے ہیں کہ اس باب میں عجلت اچھی نہیں ؛ تامل درکار ہے - اس کا سبب آپ نے یہ بیان کیا ہے کہ یورپ کے بہوت سے خوف لازم ہے -

بے شبہ اس باب میں پیش بینی و پس اندیشی فرض ہے ؛ یہی نہیں بلکہ جتنے مسائل ہیں ؛ اور خاص کر اُن میں جو اہم مسئلے ہوں ؛ سب کے ایسے غور و فکر و تامل کی ضرورت ہے - عرب کی

(۲) قلتم يجب التأني و التأمل في مسألة نهضة العرب التي توافقون على وجوبها في نفسها ، و عللتم هذا الوجوب بالخوف من غول اوربة -

نعم يجب التأني في ذلك كما يجب في سائر الامور ولاسيما المهم منها ، وطلاب النهوض من العرب لم يشذوا عن هذه القاعدة :

(الف) فقد الفوا بمصر حزب اللامركزية ، وجعلوه حزبا عثمانيا عاما وطلبوا التصديق على برنامجه من حكومة الاستانة ولم يلحوا عليها في ذلك ولا في غيره -

(ب) والفوا المؤتمر في باريس ليعرفوا عالم المدنية بمقاصدهم وان اساسها الاستمساك بالعثمانية ، و مقاومة كل احتلال او تداخل اجنبي -

(ج) واحتجوا على اقفال الحكومة لنادي الاصلاح في بيروت باقفال المدينة كلها ثلاثة ايام لتعلم انه الراي العام -

(د) و ابي ضباطهم في الاستانة وشطالجة ان يدخلوا في الاحزاب السياسية مع حزب الحكومة اوعليه لينظروا عاقبة الامر والاصلح للامة والدولة - وقد قدرت الحكومة الحاضرة مسالكهم هذه قدرها على علمها بقوتهم واستطاعتهم ان يحدثوا في المملكة ماشاؤا من المشاكل فطلبت الاتفاق معهم و البدء باعطائهم كل مايمكن البدء به من مطالبهم المبنية على اساس اللامركزية الادارية ، وسيعلن حزبنا ذلك في جرائد هذا اليوم و ربما نرسل اليكم صورة منه -

و نزيدكم امورا منها ان صديقنا السيد عبد الحميد الزهراوي الذي جعلناه رئيسا للمؤتمر العربي في باريس قد اختارته الحكومة الحاضرة للمشيخة الاسلامية و ربما يذكر ذلك في البرقيات العمومية اليوم -

فهل يقنع هذا البرهان الفعلي غلاة المنكرين علينا في الهند الذين يدفعهم احساس الغيرة بدون معرفة الحقائق الى انكار كل ما يخالف راى حكومة الاستانة و عملها و يستعجلون بسوء الظن حتى في اشهر المخلصين الذين لهم تاريخ معروف يشهد لهم بالدين و الاخلاص ؟

(۳) بقي لي كلمة في تعليلكم وجوب تأني العرب بالخوف من أوربة وهي اننا اذا قلنا يجب استعجال العرب خوفا من اوربة يكون اقرب الى الصواب -

من الامور القطعية التي لم تعد تخفي على احد ان الدولة العثمانية غير قادرة على حماية البلاد العربية ولا غيرها من اوربة ، وانه

بیداری و حرمت و ترقی کے جو لوگ خواہشمند ہیں وہ بھی اس قاعدۂ کلیہ سے الگ نہیں ہیں :

(الف) اُنہوں نے مصر میں حزب اللا مرکزیہ (مجلس استقلال ولایات جس کا مدعا یہ ہے کہ ہر ایک ولایت اپنے انتظام و ادارہ معاملات میں خود مختار ہو ، اور کوئی مرکز سلطنت سے وابستہ نہ رہے) قائم کی ، اس کو تمام عثمانیوں کی مجلس عمومی (جنرل کمیٹی) قرار دیا ، قسطنطنیہ کی گورنمنٹ (باب عالی) سے درخواست کی کہ مجلس کے قواعد و ضوابط کو مصدق مانے ، مگر نہ اس تصدیق کے لیے مصر ہولے اور نہ کسی دوسرے مطالبے کے منوانے پر اصرار کیا -

(ب) پیرس (دار الحکومۃ فرانس) میں ایک کانگرس قائم کی کہ تہذیب و تمدن کی دنیا اُن کے مقاصد سے آگاہ ہوجائے ، اور زمانہ جان لے کہ مطالبۂ اصلاح کی بنیاد -

(۱) دولت عثمانیہ کے ساتھہ کمال وابستگی -

(۲) اور ہر ایک غیر سلطنت کے قبضے یا مداخلت کا مقابلہ کرنا ہے -

(ج) گورنمنٹ نے بیروت کا اصلاحی کلب بند کردیا ، طالبان اصلاح نے اس پر اعتراض کیا ، اور اس اعتراض کو عام راے کا آئینہ دکھانے کے لیے تین روز تک شہر بھر میں کاروبار بند رکھا -

(د) عرب افسران فوج نے قسطنطنیہ و شتالجہ کے لشکرگاہوں میں انکار کردیا کہ جب تک انجام کار معلوم نہ ہوجائے اور مسئلے میں غور و فکر نہ ہولے کہ قوم اور گورنمنٹ کے شایان شان کیا امور ہیں ، اس وقت تک وہ سیاسی جماعتوں میں ، خواہ وہ حکومت کے موافق ہوں یا مخالف ، شریک نہ ہونگے - موجودہ گورنمنٹ نے اُن کی اس روش کی قدر کی ، اُسے معلوم تھا کہ ان لوگوں کو اس قدر طاقت و استطاعت حاصل ہے کہ سلطنت میں جیسی مشکلیں چاہینگے پیدا کردینگے - گورنمنٹ نے خود ہی اُن کے ساتھہ موافقت کی خواہش کی ، اور اُن کے مطالبات جو لا مرکزی استقلال کی بنیاد پر مبنی تھے ، ابتدائی صورتوں میں جہاں تک ہوسکتا ہے پورے کرنے شروع کردیے - اس خبر کو ہماری مجلس آج کے اخبارات میں شائع کردیگی ، اور غالباً اُس کی ایک کاپی آپ کے پاس بھی ارسال ہوگی -

اس سے بھی مہتم بالشان امر کی ہم آپ کو اطلاع دیتے ہیں کہ ہمارے دوست سید عبد الحمید زہراوی جنھیں ہم نے پیرس کی عربی کانگرس کا صدر نشین بنایا تھا ، موجودہ حکومت نے اُن کو منصب شیخ الاسلامی کے لیے انتخاب کیا ہے - یہ خبر بھی آج کی عام تار برقیوں میں شائع ہوجائیگی -

ہندوستان کے جن لوگوں کو اس معاملہ میں غلو ہے ، جو ہمارے طرز عمل کو برا کہتے ہیں ، جن کے جوش احساس کا اقتضا یہ ہوتا ہے کہ بغیر اس کے کہ واقعات سے آگاہ ہوں ان تمام امور کے انکار پر آمادہ ہو جاتے ہیں جو گورنمنٹ قسطنطنیہ کی راے و عمل کے مخالف ہوں ، جو مشہور ترین مخلصوں کی نسبت بھی ، جن کی دیانت و اخلاص کی تاریخ شاہد ہے ، بہت جلد بدگمان ہو جایا کرتے ہیں ، کیا اس واقعی و عملی دلیل سے اُن کی تشفی نہ ہوگی ؟

(۳) رہی یہ بات کہ یورپ کے خوف سے اہل عرب کو اپنے مطالبات میں جلدی نہ کرنی چاہیے ، تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم کہیں کہ یورپ کے خوف سے اہل عرب کو مطالبۂ اصلاح میں جلدی کرنی چاہیے ، تو یہ زیادہ موزوں ہوگا -

لا يمنع أوربة من اخذ ما تأخذ من الدولة ولا يحملها على ابقاء ما تبقي لها الا تنازع دولها الكبرى فيما بينهن و خوفهن من الشقاق و الفتن على انفسهن -

و قد علمنا من مصادر مختلفة انكليزية و فرنسية و المانية ان أوربة ترى من مصلحتها ابقاء آسية العثمانية على حالها الان - قيل انهن يمهلن الدولة في اصلاحها خمس سنين و قيل اكثر من ذلك - و قد بينت في المنار الاسباب التي تمنع أوربة من اخذ شي من بلاد الدولة او اقتسام بلادها الاسيوية بالقوة و الاحتلال العسكري فيها -

فاذا كان هذا هو الواقع الذي نجزم به ' و كان زوال هذه الاسباب ممكن بعد زمن قريب او بعيد ' فلما ذا لا يجب ان نعجل باصلاح انفسنا قبل اتفاق الدول علينا اغتناما للفرصة قبل فواتها ؟ لعلنا نقدر على وقاية انفسنا -

اما تفصيل هذا الاصلاح و كيف يرجي ان يكون واقيالنا فشرحه طويل ولا محل لذكره هنا ان كان يفيد ذكره او لا يضر -

و اذا ظهرلنا اخلاص حكومتنا للعرب في هذا الاتفاق الجديد فاننا نعمل معها ونكون يدا واحدة ' ونسال الله تمام التوفيق ودوامه '

(٣) انني لم اقترح في هذه الايام انشاء موتمر اسلامي عام ' لا لعدم وجود بلد اسلامي يمكن عقده فيه وكون اولي الاقطار به الهند او مصر وكلاهما تحت سيطرة الانكليز اعدى اعداء الاسلام كما قلتم ' بل لان المسلمين انفسهم غير مستعدين له استعدادا يرجي نفعه ويومن ضره '

وانا ارى ان المسلمين هم اعداء انفسهم وانهم لو عقلوا و هدوا الى رشدهم لكان يمكنهم العمل في كل مكان ولكانت الهند ومصر تحت سيطرة الانكليز اولى البلاد الاسلامية الان بموتمرهم '

و الدليل على ذلك انهم يقولون في هذين القطرين و يفعلون ما لا يستطيع اخوانهم ان يقولوا و يفعلوا في غيرهما من الاقطار فان مسلمي روسية الذين هم من انبه مسلمي هذا العصر لم يستطيعوا ان يرسلوا اعانة للهلال الاحمر العثماني اذ منعتهم حكومتهم من ذلك منعا '

وقد تالفت هنا لجنة لعقد موتمر اسلامي منذ سنين قليلة و نشرت قانونها و دعوتها في اشهر الاقطار الاسلامية جهرا فلم يتعرض لها الانكليز ولا بالسوال ولكن لم يجب دعوتها احد من المسلمين -

یہ ایک قطعی بات ہے ' اور اب یہ بات کسی سے بھی پوشیدہ نہیں ہے ' کہ دولت عثمانیہ بلاد عرب کو بلکہ اپنے دوسرے مقبوضات کو بھی یورپ کی دست برد سے محفوظ رکھنے پر قادر نہیں ہے - یورپ کو دولت عثمانیہ کے علاقوں پر قبضہ کرنے ' اور موجودہ حالت کو منقلب کردینے سے صرف یہ خوف مانع ہے کہ اس صورت میں بڑی بڑی یورپین سلطنتیں آپس میں دست و گریباں ہو جائینگی ' یہ سلطنتیں محض باہمی منازعت و فتنہ و فساد سے ڈرتی ہیں -

انگریزی و فرانسیسی و جرمن مختلف ذرایع سے ہم کو معلوم ہوا ہے کہ یورپ اپنی مصلحت کے لحاظ سے مناسب سمجھتا ہے کہ دولت عثمانیہ کے ایشیائی مقبوضات کی حالت بدستور قائم رہے - کہا جاتا ہے کہ ان مقبوضات کی اصلاح کے لیے دولت عثمانیہ کو پانچ برس یا اس سے زیادہ کی مہلت دی جائیگی - المنار میں ہم ان اسباب کو بیان کرچکے ہیں جو یورپ کو دولت عثمانیہ کے علاقے غصب کرنے یا اس کے ایشیائی مقبوضات کو جنگی طاقت و فوجی قبضہ کے ذریعہ سے تقسیم کرنے سے روک رہے ہیں -

اگر یہ واقعہ قطعاً پیش آنے والا ہے ' اور اگر جلدی یا دیر میں ان وجوہ و اسباب کا زوال ممکن ہے ' تو کیوں نہ ہم وقت ضائع ہونے سے پہلے فرصت کو غنیمت سمجھیں ؟ اور قبل اس کے کہ دول یورپ اتفاق کر کے ہم پر حملہ کریں ہم اپنی حالت آپ درست کرلیں ؟ شاید اس طرح ہم اپنے آپ کو بچا سکیں -

اصلاح کی تفصیل کیا ہوگی ' اور کیا امید ہے ' کہ ہم کو بچا سکیگی ؟ اس کی شرح طویل ہے ' اور خواہ اس کا تذکرہ سودمند ہو یا نہو مگر یہ اس کا موقع نہیں ہے -

اگر یہ ظاہر ہوگیا کہ اس جدید اتفاق کی جو روش ہماری عثمانی حکومت نے قرار دی ہے ' وہ مخلصانہ روش ہے اور عربوں کے ساتھہ اس کو اخلاص ہے ' تو ہم اس کے ساتھہ مل کر کام کرینگے اور ہم دونوں کے ہات ایک ہو جائینگے ' خدا کرے کمال توفیق و دوام رحمت شامل حال رہے -

(٣) میں نے آجکل کے زمانے میں عالمگیر اسلامی کانفرنس قائم کرنے کی خواستگاری نہیں کی ' یہ اس سے قبل کا واقعہ ہے ' میری خاموشی اس بنا پر نہیں ہے کہ کوئی اسلامی مملکت انعقاد کانفرنس کے لیے موزوں نہیں ہے ' یا بقول آپ کے " اس مدعا کے لیے بہترین ممالک ہندوستان و مصر ہیں " مگر یہ دونوں انگریزوں کے زیر تسلط ہیں جو اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں - یہ خاموشی اس بنا پر ہے کہ خود مسلمان ایسی کانفرنس کے لیے آمادہ نہیں ہیں ' اور نہ ان میں ایسی استعداد ہے کہ نفع کی امید اور نقصان کا خطرہ نہ ہو -

میری راے ہے کہ مسلمان اپنے دشمن آپ ہیں ' اگر ان کو عقل ہوتی اور سمجھہ سے کام لیتے تو ہر جگہ کام کرسکتے تھے ' اور گو ہندوستان و مصر انگریزوں کے ماتحت ہیں مگر ان کی کانفرنس کے لیے سب سے بہتر مقام یہی دونوں ملک ہوتے ' اس کی دلیل یہ ہے کہ ہندوستان و مصر میں مسلمان جو بات کہتے ہیں اور جو کام کرسکتے ہیں اس پر کسی دوسرے ملک کے مسلمان قادر نہیں ہیں - اسلامی دنیا میں اس وقت روس کے مسلمان سب سے زیادہ بیدار ہیں ' با این ہمہ مجلس ہلال احمر عثمانی کے لیے وہ چندہ نہ بھیج سکے -

چند سال ہوے اسلامی کانفرنس منعقد کرنے کے لیے یہاں (مصر میں) ایک تمہیدی مجلس قائم ہوئی تھی اور اس نے تمام

نعم لم اقترح في هذه الايام عقد مؤتمر اسلامي عام كما اقترحت في سنة المنار الاولى تقريباً ، و انما اقترحت على اهل الغيرة من مسلمي الهند و امثالهم ان يجمعوا ما يمكن جمعه من المال و يدخروه لمصلحة الاسلام نفسه و اصلاح الحرمين و وقايتهما ، ثم ينتخبوا من كل قطر تجمع فيه الاموال افراداً من الذين يثق بذمتهم اصحاب الاموال ، ليبحثوا في طرق انفاقها ، و ذكرت الامير عمر باشا طوسون و النواب وقار الملك على سبيل المثال لشهرتهما ، و انما غرضي الاول هو جمع المال -

(٥) سألتموني عن الخدمة التي يمكن لمسلمي الهند ان يؤدوها و ان افصلها لكم ، فاقول : ان الاجمال يغني هنا عن التفصيل ، و هو ان الذي يمكنهم ان يخدموا الاسلام به هو المال ، فاجمع المال اولاً و انا زعيم باقناعك و اقناع كل عاقل مخلص يوكل اليه صرفه بالطريق الذي يجب ان يصرف فيه -

و لو صرف المال الذي جمع في هذه السنة من الهند او من مصر على الاعمال التي ارى فيها وقاية الدولة و الاسلام من الخطر لكانت كافية في وضع الاساس الذي يبني عليه الاصلاح الذي يرجى به حياة الاسلام و بقاء الدولة -

(٦) ان عزمكم على انشاء صحيفة عربية تدعو الى الاتحاد الاسلامي عزم شريف ، و اذا انفذتموه و كلفتموني المساعدة عليه بما هو في استطاعتي فارجو ان لا آلو جهداً في مساعدتكم ،

و لكنني اظن ان الجريدة لا تروج كثيراً بل لا يأتي من اشتراكاتها ما يكفي لنفقاتها الا اذا كان لكم في الهند مساعدة خاصة فوق العادة -

و ما قلت هذا الا لانني خلقت ناصحاً فاحببت ان اقول كلمة ذكرى من الفوائد التي علمنيها الاختبار -

و اسأل الله تعالى ان يخيب ظني في جريدتكم من حيث نجاحها المالي بالاشتراك ، و يحقق رجائي فيها من حيث نفعها و حسن خدمتها للاسلام و امته التي خذلها اهلها و عقها اولادها في هذا الزمان ، و الله المستعان -

(محمد رشيد رضا)

مشہور اسلامی ممالک میں اپنے قواعد و ضوابط اور دعوت نامہ علانیہ شائع کیا تھا ۔ انگریز کچھ متعرض نہوے - حتی کہ پوچھا تک نہیں ، مگر خود کسی مسلمان نے اس کی دعوت قبول نہ کی -

المنار کا جب پہلا سال تھا تو میں نے تقریباً اسی زمانے میں عام اسلامی کانفرنس منعقد کرنے کے لیے توجہ دلائی تھی ، مگر آجکل تو میں خاموش ہوں ، البتہ ہندوستان جیسے ممالک کے پرجوش مسلمانوں سے میری یہ درخواست ہے کہ خود اسلام کے فوائد و مصالح اور حرمین کی صیانت و حفاظت کے لیے جہاں تک ہوسکے سرمایہ فراہم کریں ، اور جن جن ممالک میں ان اغراض کے لیے سرمایہ فراہم ہورہا ہو وہاں سے ایسے لوگ منتخب کریں جن کی ذمہ داری و مسئولیت و تدین پر اہل سرمایہ کو وثوق و اطمینان ہو - یہ لوگ غور کریں کہ کن کاموں میں یہ سرمایہ لگانا چاہیے - مثال کے طور پر میں نے اس باب میں شاہزادہ عمر طوسون پاشا اور نواب وقار الملک کا نام لیا ہے ، جن کو وسیع شہرت حاصل ہے - فرعیات سے مجھے بحث نہیں ، میری اصل غرض یہ ہے کہ سرمایہ جمع ہو -

(٥) آپ نے مجھہ سے دریافت کیا ہے کہ مسلمانان ہندوستان اسلام کی کیا خدمت کرسکتے ہیں ؟ کس طرح کرسکتے ہیں ؟ اور اس کی تفصیل کیا ہے ؟ میں عرض کرتا ہوں کہ اجمال کافی ہے ، ابھی تفصیل کی ضرورت نہیں ، مسلمان اس وقت اسلام کی جو خدمت کرسکتے ہیں وہ یہ ہے کہ سرمایہ جمع کریں - پہلے آپ سرمایہ جمع کیجیے ، میں اس بات کی ضمانت اپنے ذمے لیتا ہوں کہ آپ کو اور ہر مخلص مسلمان کو ، جس کے ہاتھ میں خرچ ہوگا ، اطمینان دلا دونگا کہ سرمایہ لگانے کا بہترین طریقہ کیا ہے اور کون سے کام میں صرف کرنا لازم ہے -

ترکوں کی اعانت میں اس سال ہندوستان و مصر سے جس قدر روپیہ فراہم ہوا ہے ، اگر وہ ان کاموں میں صرف ہوا ہوتا جو میری رائے میں اسلام اور دولۃ عثمانیہ کو خطرے سے بچا سکتے تھے ، تو داغ بیل ڈالنے کے لیے ، جس پر اصلاح کی بنیاد قائم ہوتی اور اسلام کی زندگی اور سلطنت کے بقا کی اس سے امید تھی ، یہ روپیہ کافی تھا -

(٦) مسلمانان عالم کو عام اسلامی اتحاد کی دعوت دینے کے لیے آپ ایک عربی اخبار شائع کرنا چاہتے ہیں ، یہ نہایت شریفانہ مقصد ہے ، اگر آپ نے یہ کام کیا اور حتی المقدور مجھہ سے اعانت چاہی تو امید ہے کہ میں آپ کی امداد میں کسی قسم کی کوشش سے باز نہ رہونگا ، لیکن میرا گمان ہے کہ اخبار کی اشاعت زیادہ نہ ہوگی ، حتی کہ سالانہ قیمت اس کے مصارف کے لیے بھی پوری نہ آ سکیگی ، البتہ اگر ہندوستان میں کوئی خاص اور غیر معمولی اعانت آپ کو حاصل ہو تو یہ دوسری بات ہے -

میں نے یہ بات محض اس لیے کہی کہ نصیحت و خیرخواہی میری سرشت میں ہے ، اور میں فطرۃً ناصح پیدا ہوا ہوں ، تجربہ و امتحان سے جو فوائد مجھے حاصل ہوئے ہیں آپ سے بھی میں نے ان کا تذکرہ کردیا -

خدا سے میری دعا ہے کہ آپ کے اخبار کے باب میں میرا گمان غلط نکلے ، مالی حیثیت سے کامیاب ہو ، قیمت خریداری سے خاطر خواہ فائدہ ہوا کرے - سودمند و نافع و مفید ہونے اور اسلام ، جسے مسلمانوں نے اس زمانے میں چھوڑ رکھا ہے اور خود فرزندان اسلام اس کے حق میں ناخلف بن گئے ہیں ، اس کی بہترین خدمت کرنے کی حیثیت سے مجھے اس اخبار سے جو توقع ہے خدا کرے اس میں کامیابی ہو ، واللہ المستعان - [محمد رشید رضا]

وثايق و حقايق

تيسـيرات صـوم

يريد الله بكم اليسر و لا يريد بكم العسر (بقره)

آيت عنوان اوس موقع كي آيت هے جهاں خداے پاک نے صيام کا حکم ديا هے -

يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسـر (بقـره)	خدا تمهارے ساتهه آساني چاهتا هے سختي نهيں -

لوگ پوچهينگے کہ صيام جيسے سخت اور مشکل العمل حکم ميں خدا نے کيا آسانياں ملحوظ رکهي هيں ؟ جواب سے پہلے يہ جان لينا چاهيے کہ دوسرے مذاهب ميں روزے کے کيا احکام هيں ؟

انسان جسم اور روح سے مرکب هے ' اس بنا پر اوسکی عبادت بهی جسم و روح سے مرکب هوني چاهيے ' ليکن چونکہ اصل مقصود طهارت روح هے نہ تکليف جسم ' اسليے تکاليف جسم کو اسقدر شديد اور نا قابل عمل نہيں بنا دينا چاهيے کہ وہ اصل مقصود قرار پاجاے -

اسلام اور دوسرے مذاهب ميں ايک مختلف فيہ مسئلہ يہ بهي هے ' کہ دوسرے مذاهب نے تکليف و تعذيب جسماني کو بهي ايک قسم کي عبادت بتايا هے ' اس تخيل کا اثر يہ هے کہ هندو جوگيوں نے رياضات شاقہ کي اور عجيب و غريب ورزش جسماني کي بنياد ڈالي ' جس ميں سالها سال تک کهڑے رهنا ' شديد دهوپ ميں قيام کرنا ' گرمي کے دنوں ميں آگ کے شعلوں کے دائرہ ميں بيٹهنا ' جاڑوں ميں برهنہ تن رهنا ' دس دس برس تک ايک هاتهہ کو هوا ميں بلند رکهنا ' سالها سال تک ايک نشست پر قائم رهنا ' ايک ايک چلہ تک ترک اکل و شرب کرنا ' تقرب الی اللہ کے حقيقي راستے تهے -

يهيں جينيوں کا فرقہ پيدا هوا هے ' جو ناک ' کان ' اور منهہ کو بهي بند رکهتا هے کہ کسي کيڑے کو اذيت نہو ' يهيں بودهہ کا فرقہ پيدا هوا ' جسکے بهکشو جنگل اور پهاڑوں ميں رهتے تهے ' اور گهاس اور پتوں پر اور بهيک کے ٹکڑوں پر گذر کرتے تهے - هندو جوگي ' چلے کهينچتے تهے جن ميں کهانا پينا بالکل چهوڑ ديتے تهے کبهي کبهي ايک دو لقمہ کها ليتے تهے -

نصراني راهبوں نے رهبانيت کي بنياد ڈالي ' جسکے رو سے شرعي بياہ اون پر حرام هوا ' ترک آسايش و لذائذ جسماني اون کي مرغوب عبادت تهي - قربانگاہ ' صليب اور کنواري کے بت کے سامنے گهٹنوں کے بهل ' گهٹنوں تک جهکے رهنا ' هاتهہ جوڑے کهڑے رهنا ' ايک پاؤں پر کهڑا هونا ' خاص خاص قسم کي تکليف دہ رياضتوں ميں مشغول رهنا ' کئي کئي روز کهانا پينا چهوڑ دينا زهد و تقوی کي انتها تهي -

يهوديوں کے هاں قرباني اسقدر طويل و کثير رسوم پر مشتمل تهي جسکے صرف شرائط و ضروريات کا بيان تورات کے چار پانچ صفحوں ميں مذکور هے - افطار کے بعد ايک وقت صرف روزے ميں کهاسکتے تهے ' اسکے بعد سے دوسرے روز کے وقت افطار تک کچهہ نهيں کهاتے تهے - بغير کهاے هوے اگر بد قسمتي سے نيند آگئی ' تو پهر کهانا مطلق حرام تها ' ايام صيام ميں بيويوں سے نهيں مل سکتے تهے -

ليکن اسلام اس تعذيب جسماني اور ان رياضتهاے شاقہ کو خلاف منشاے ديني سمجهتا هے ' اسکے نزديک يہ چيزيں انسانيت کي ضعيف گردن کے ليے بار گراں هيں جنکو وہ نهيں اٹها سکتيں قرآن نے بندوں کو يہ دعا تعليم دي هے -

ربنا ولا تحمل علينا اصراً	پروردگارا هم کو وہ بوجهہ نہ دے جو
كما حملته على الـذين	هم سے پہلے لوگوں کو ديا ' پروردگارا
من قبلنا ' ربنا ولا تحملنا	جس کے اٹهانے کي طاقت نهيں '
مالا طاقة لنا به (بقره)	وہ بارگراں هماري گردن پر نہ رکهہ '

چنانچہ خدا نے يہ دعا قبول کي اور ايک پيغمبر بهيجا جس کي شان يہ تهي کہ :

يامرهم بالمعروف وينهاهم	وہ نيکيوں کا يهود و نصاری کو حکم کرتا
عن الـمنكر و يحل لهم	هے ' برائيوں سے اون کو روکتا هے '
الـطيبات و يحرم عليهم	پاک چيزيں اون کے ليے حلال کرتا هے '
الخبائث و يـضع عنهم	اشياے خبيثہ کو اون پر حرام کرتا هے -
اصرهم ' والاغـلال التي	اور اون کي گردن سے اوس طوق و
كانت عليهم (اعراف)	زنجير کو جو شديد احکام کي اونکے گلے
	ميں پڑي هوي تهي علحدہ کرتا هے -

اور اوسنے وعدہ کيا :

لا يكلف الله نفسـاً	خدا کسي کو اوس کي طاقت سے زيادہ
الا وسعهـا (بقـره)	کسي امر کا مکلف نهيں کرتا -

اور پهر فرمايا :

يريد الله بكم اليسر ولا	خدا تمهارے ساتهہ آساني چاهتا هے
يريد بكم العسر (بقره)	سختي نهيں -

اسلام نے سب سے پہلے اوقات صوم کي تحديد کي ' بعض لوگ شدت اتقا سے عمر بهر روزے رکهتے تهے ' اسلام نے اسکو بالکل روکديا ' آنحضرت نے فرمايا هے :

لا صام من صام الابـد	جسنے هميشہ روزہ رکها اوسنے کبهي روزہ
(ابـن ماجـه)	نهيں رکها -

اسلام کے سوا اور اديان ميں شب و روز کا روزہ هوتا تها ' اسلام نے روزے کي مدت صرف صبح سے شام تک قرار دي -

حتى يتبين لكم الخيط الابيض من	اس وقت سے جب رات کا
الخيط الاسود من الفجر (بقره)	تاريک خط ' صبح کے سپيد
ثم اتمـوا الصيـام الى الليـل	خط سے ممتاز هو جائے ابتداے
(بقره)	شب تک روزے کو پورا کرو '

آنحضرت نے صاف فرمايا هے :

انما يفعل ذلك النصارى يعنى	شب و روز کو ملا کر نصاری روزہ
الوصال و لكن صوموا كما امركم	رکهتے هيں ' تم اوسطرح روزہ رکهو
الله " ثم اتمـوا الصيـام الى	جسطرح خدا نے فرمايا هے کہ
الليل فان كان الليل فافطروا	روزہ رات کے هونے تک پورا
(الطبراني)	کرو ' اور جب رات شروع
	هو جاے تو افطار کرلو -

رات کو سو جانے کے بعد پهر کهانا حرام تها ' اسلام نے اسکو منسوخ کيا :

روى البخاري كان اصحاب	بخاري کي روايت هے کہ صحابہ
محمد صلى الله عليه و سلم	ابتداے اسلام ميں جب روزہ رکهتے
اذا كان الرجل منهم صائما	اور افطار کا وقت آجاتا اور وہ افطار
فحضر الافطار فنام قبل ان	کرنے سے پہلے سوجاتے تو پهر رات بهر
يفطر لم يا كل ليلته ولا يومه	اور دن بهر دوسرے دن کي شام
حتى يمسى و ان قيس	تک کچهہ نہ کهاتے اسي اثنا ميں

بن صرمـة الانصـاري كان صائما فلمـا حضـر الافطـار اتى امرأته فقال لهـا اعـندك طعـام قالت لا ولكـن انطلـق فاطلب لك و كان يومه يعمـل فغلبتـه عينـه فجـاءته امرءته فلمـا راته قـالت خيبة لـك فلمـا انتصف النهـار غشى عليه فذكر ذالك للنبي صلعـم ... فنزلت ركلوا واشـربوا حتى يتبين لكـم الخيط الابيض من الخيط الاسـود من الفجر (البقـرہ)

قيس بن صرمه انصاري نام ايک صحابي روزوں سے تھے' افطار کا وقت آيا تو وہ اپني بيوي کے پاس آئے اور اون سے پوچھا کہ تمھارے پاس کچھہ کھانے کو ھے' انھوں نے کہا ھے تو نہيں ليکـن ميں چاکـر ڈھونڈھتي ھوں - قيس دن بھـر کام کرکے تھکے تھے سوگئے' بيوي آئيں تو افسوس کرکے رہ گئيں' جب دو پہر ھولي توقيس کو غش آگيا- يہ واقعہ آنحضرت سے بيان کيا گيا اوس قت يہ آيت نازل ھوئي " اوس وقت تـک کھـاؤ پيـو جـب تـک رات کا تـاريـک خـط صبـح کے سپيد خـط سے ممتاز نہو جاے'

ايام جاهليت ميں دستور تھا کہ ايام صيام کی پوري مدت ميں مقاربت سے محترز رهتے تھے' ليکن چونکہ يہ ممانعت خلاف حکم فطري تھی اس ليے اکثر لوگ اس ميں خيانت کے مرتکب ھوتے تھے - اسلام نے اس حکم کو صرف وقت صوم تک محدود رکھا' جو صبح سے شام تـک کا زمانہ ھے -

احل لکـم ليلـة الصيام الـرفث الى نسائكـم' هن لباس لكـم و انتـم لباس لهن' علم الله انكم كنتـم تختانون انفسكم' فتاب عليكم وعفا عنكم' فالن باشروهن' و ابتغوا ما كتب الله لكم' (بقرہ)

تمھارے ليے روزہ کي شب ميں اپني بيويوں سے مقاربت حلال کی گئي' تمھارا اونکا ھميشہ کا ساتھہ ھے' خدا جانتا ھے کہ تم اسميں خيانت کرتے تھے پس اوسنے تمکو معاف کيا اب اون سے ملو جاو اور خدانے تمھاري قسمت ميـں جـو لکھـا ھے اوس کو ڈھونڈ ھو'

بخاري نے اس آيت کي تفسير ميں لکھا ھے :

عن البراء بن عازب لمـا نــزل صوم رمضان كانوا لا يقربون النساء رمضان كله' و كان رجال يخونون انفسهم فانزل الله :علم الله انكم كنتم تختانون انفسكم فتاب عليكم وعفا عنكم

براء بن عازب سے روايت ھے کہ جب صوم رمضان کا حکم نازل ھوا تو لوگ رمضان بھر بيويوں کے پاس نہيں جاتے تھے' بعض لوگ اس ميں خيانت کرتے تھے' تو خدا نے فرمايا : خدا جانتا ھے کہ تم خيانت کرتے تھے پس تمکو اوسنے معاف کيا -

---

روزہ داروں ميں بوڑھے' کمزور' معذور' بيمار ھر قسم کے لوگ ھوتے تھے' اسلام سے پہلے اور مذهب ميں هم اس قسم کے معذور اصحاب کے ليے کوئي استثنا نہيں پاتے' اسلام نے ان تمام اشخاص کو مختلف طريق سے مستثنی کرديا -

فمن كا منكم مريضاً او علي سفر فعدة من ايـام اخـر' و علي الـذين يطيقـونـه فـديـة طعـام مسـكيـن (البقرہ)

جو بيمـار ھو يا مسـافر ھو وہ ان کے علاوہ اور دنوں ميں قضـا روزے رکھہ لے' اور جو بمشکل روزے رکھہ سکتے ھيں وہ ھر روزہ کے بدلے ايک دن کا کھانا ايک مسکين کو ديديں -

ليکن اس ممانعت ميں اوسنے اسقدر غلو نہيں کيـا کہ اگر وہ ايں همه حالات ضعف و عذر طالبان رضوان الهي روزے کا ثواب حاصل کرنا چاهيں تو نہ کرسکيں' بلکہ اسکو اونکي مرضي پر موقوف رکھا -

فمن تطوع خيرا فهـو خيرله' و ان تصـوموا خيـرلـكـم ان كنتـم تعلمـون (بقرہ)

جو اپنے دل سے کوئي نيک بات کرے تو بہتر ھے اور روزہ رکھنا بہتر ھے اگر تمهيں علم ھو-

---

حالت سفر ميں آنحضرت نے روزے بھي رکھے ھيں اور افطار بھي کيا ھے' حسب اختلاف حالات' ليکن اگر کوئي شخص باوجود ضعف و عدم تحمل شدائد صوم' سفر ميں روزے رکھے' تو اسلام ميں يہ ثواب کا کام نہيں شمار ھوگا -

عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلعـم' في سفـر فرى زحامـاً و رجلاً قد ظلـل عليـه فقـال ما هذا فقـالوا صائم فقال ليس من البر الصوم في السفر (بخاري)

جابر بن عبد الله سے مروي ھے کہ رسول الله صلعم ايک سفر ميں تھے تو ايک بھيڑ ديکھی اور ديکھا کہ ايکـ آدمي کو سايہ کيے لوگ کھڑے ھيں' پوچھا کيـا ھے ؟ لوگوں نے کہا ايکـ روزہ دار ھے' آپ نے فرمايا سفر ميں اسطرح روزہ رکھنا کوئي نيکي نہيں ھے-

---

عورتوں کے ليے مخصوص فطري عذرات کا لحاظ ضروري تھا' اسليے ايام عاديہ' ايام حمل' اور ايام رضاعت ميں اون کے روزے معاف ھيں کہ وہ ضعف و ناتوانی کے ايام ھيں' انکے بجاے انکي قضا وہ اور دنوں ميں کرسکتي ھيں -

قال النبی صلعـم اليس اذا حاضت لم تصـل ولم تصم (البخاري)

آنحضرت نے فرمايا ھے کہ کيـا عورت ان ايام ميں نمـاز اور روزہ نہيں چھوڑ ديتي ؟

عن ابن عبـاس و علی الذين يطيقونه فدية طعام مسكين قال كانت رخصة للشيخ الكبير و المرأة الكبرة و هما يطيقان الصوم ان يفطرا و يطعما مكان كل يوم مسكينا و الحبلي والمرضع اذا خافتـا (ابوداؤد)

ابـن عبـاس سے مـروي ھے ... کـہ حاملـہ اور دودہ پـلانے والـيـي اگـر اپنے ضعـف کا اوسـکو خـوف ھـو يـا بچـہ کا خـوف ھـو تو روزے نرکھے اور فديـہ دے حضـرت انـس سے مـروي ھے کـہ آنحضـرت نے فرمايـا کـہ حاملـہ اور مرضـع (دودہ پـلانے والـی) کے روزے معـاف کيے گئـے ھيں -

عن انس' قال النبی صلعم ان الله وضع من الحامل والمرضع الصوم (ترمذي)

بھول چوک اور خطا و نسيان اسلام ميں مغفور ھيں' کہ خدا نے ھميں بتايا ھے کہ کہو:

ربنا لا تواخذنا ان نسينا او اخطانا (البقرہ)

پروردگار! ھمارے نسيان و خطا پر ھم سے مواخذہ نکر'

اس ليے اگر حالت صوم ميں کوئي بھول کر کچھہ کھالے يا پيے لے تو اس سے روزہ نہيں ٹوٹتا -

عن ابي هريرة قال جاء رجل الى النبی صلعم فقال : يا رسـول الله انی اكـلت و شربت ناسياً و انا صائم فقال اطعمک الله وسقـاک' (ابو داؤد)

ابو ھريرہ سے روايت ھے کہ ايکـ شخص آنحضرت کے پاس آيا اور کہا: يا رسول الله ميں نے بھول کر روزے کي حالت ميں کھا ليا- آپ نے فرمايا کچھـہ ھرج نہيں تمھيں خدا نے کھلايا اور پلايا'

عن ابی هریرة قال النبی صلعم : من اکل اوشرب ناسیاً فلا یفطر فانما هورزق الله (ترمذي)	ابو هریرہ سے مروي هے کہ آنحضرت نے فرمایا هے : جو بهول کرکها لے یا پی لے تو اوسکا روزہ نهیں توڑیگا ' وہ خدا کي روزي هے '

اسي طرح وہ افعال جوگو منافي صوم هیں لیکن انسان سے قصداً سرزد نهیں هوتے بلکه وہ اسمیں مجبور هے - مثلاً محتلم هوجانا ' بلا قصد قے هو جاني ' ان چیزوں سے بهي نقض صوم نهیں هوتا -

عن ابی سعید ثلاث لا یفطرن الصائم : الحجامة و القيء و الاحتلام (ترمذي)	حضرت ابو سعید سے مروي هے کہ تین چیزوں سے روزہ نهیں توڑتا پچهنا یا سینگي کهنچوانے سے ' قے هونے سے اور محتلمیت سے -
من ذرعه القيء في شهر رمضان فلا یفطر و من تقیا عامدا فقد انطر ' (ابو داؤد)	جسکو خود بخود روزہ میں قے هو جائے تو روزہ نهیں ٹوٹیگا ' البته جو قصداً قے کریگا اوسکا روزہ ٹوٹ جائیگا -
عن رجل من اصحاب النبی صلعم ' قال قال رسول الله صلعم ' لا یفطر من قاء ولا من احتلم ولا من احتجم (ابو داؤد)	ایک صحابي سے روایت هے انحضرت نے فرمایا ' قے ' محتلمیت اور پچهنے سے روزہ نهیں جاتا -
من ذرعه القيء وهو صائم فلیس علیه قضاء و من استقاء فلیقض (رواہ ابو داؤد والترمذی و ابن ماجة و الحاکم)	جسکو خود بخود روزہ میں قے هو اوسپر اوسکي قضا نهیں هے (یعنی روزہ صحیح هوگا) اور جو قصداً قے کرے اوس پر قضا هے -

بعض لوگ اس حدیث کي بنا پر کہ " ایک بار آپ کو استفراغ هوا تو آپ نے روزہ توڑ دیا " یہ نتیجه نکالتے هیں هے کہ استفراغ و قے ناقض صوم هے ' حالانکه واقعه یہ هے کہ آپ نے نفل روزہ رکها تها ' اتفاقي استفراغ سے بنظر ضعف آپ نے روزہ توڑ دیا '

امام ترمذي لکهتے هیں :

وروی عن ابي الدرداء و ثوبان و فضالة ان النبي صلعم قاء فافطر و انما معني هذا الحدیث ان النبي صلعم کان صائما متطوعاً فقاء فضعف فافطر لذلک ' هکذا روی في بعض الحدیث مفسراً (جامع ترمذي)	ابو دردا ء ' ثوبان اور فضاله سے روایت هے کہ " آپ نے قے کي پهر افطار کیا " اس حدیث کا مطلب یہ هے کہ آپ نفل روزہ سے تهے اس میں آپ کو قے هولي اور آپ کو ضعف محسوس هوا تو روزہ توڑ دیا ' اسي تفصیل کے ساتهه یہ واقعه بعض روایتوں میں مذکور هے -

شئون عثمانیه

جزائر بحر ایجین

گذشته زمانے میں بحیرہ ایجین کے جزائر یورپ کي تاریخ اور دنیا کے خیالات کے ڈهالنے میں ایک ایسے دورکی تمثیل کرچکے هیں جو اس سے بهت زیادہ تها جسکي امید انکي وسعت آبادي سے کیجا سکتي هے -

یہ جزائر پهر ایک بار آج مغربی ڈپلومیسي کي توجه کو مشغول اور چند یوروپین وزارتوں میں غیر قلیل دلسوزي پیدا کر رهے هیں - مسئله شرقیه کے حل میں جن سب سے زیادہ دلچسپ مسائل کا مقابله کرنا پڑتا هے انمیں سے ایک وہ مسئله هے جسکا اثر ان جزائر کي آیندہ حالت اور ملکیت پر پڑتا هے اسلیے غالباً انکي جغرافي ' تاریخي ' تجارتي ' اور سیاسي حالت پر چند نوٹ قارئین کے لیے معقول دلچسپي کا باعث هونگے -

بحیثیت مجموعی جزائر کی تقسیم اورتقسیم درتقسیم کئی مختلف (گروپ) میں کي جاسکتي هے - موجودہ مقاصد کے لیے هم اپني رائے سے ان جزائر کو خارج کیے دیتے هیں جو یونان سے بهت هي قریب واقع هیں اور اپني تمام توجه ان دوسرے جزائر پر جمع کرتے هیں جن پر سنه ۱۹۱۲ع کے آغاز میں یوناني جهنڈے کے علاوہ کوئي اور جهنڈا لہرا رها تها -

قد کے اعتبار سے سرسري طور پر یہ تین درجوں میں تقسیم کیے جا سکتے هیں - پہلے دو جزیرے یعنے کریت اور قبرص (سائپرس) آتے هیں انمیں سے موخر الذکر اگرچه ٹهیک ایجین میں نهیں مگر تاهم مناسب طور پر اس حیثیت سے اس پر بحث کیجا سکتي هے - اسکے بعد متوسط القد اور ساحل ایشیاء کوچک سے دور کے جزائر - روڈس ' سامرس ' سکیو ' متلین ' و تهیسا ' آتے هیں - آخر میں وہ بهت سے چهوٹے جزیرے رهجاتے هیں جو روڈس اور کریت کے تقریباً بیچ میں نقطونکي طرح واقع هیں - یہ جزیرے یهاں سے شمال کي طرف مڑتے هیں انکے پتهریلے ساحل بڑے جزیروں میں بلد هیں - پهر ٹهیک مقدونیہ کے جنوبي ساحل کي طرف مڑتے هیں اور ساحل ایشیاء کوچک کے پیچهے پیچهے کم و بیش دور تک چلے جاتے هیں - بے ترتیبي کے ساتهه ان جزیروں میں ایتهپیلایا ' سمي ' کرس ' پیٹنس ' نیکیرا ' اسکے بعد شمال کي طرف پیسرا تینڈرش ' ایمبروس ' سیموتهریس کا حواله دیا جاسکتا هے -

کارفو کا منظر اپنے جنگلوں سے بهرے اور لب آب تک پهیلے هوے سرسبز ڈهالو حصوں سے ایک سیاح کو جسقدر لطف دیسکتا هے شاید هي سرسبز (ایونین) جزائر میں سے کوئي دوسرا جزیرہ اس سے زیادہ لطف دیسکتا هو - یہ جزائر جو گرمیوں میں لیوانٹ کے صاف و شفاف فضا میں آفتاب کي ضیا ریزي کے وقت دریاے نیلم میں چمکتے هوے جواهرات معلوم هوتے هیں - یہ اپنے بیشتر حصے کے طبیعي کریکٹر میں کوئي گهرا راز نهیں رکهتے ' جبکه تمام جزیرے پتهریلے اور نا هموار

نظر آتے ہیں - الہی میں ابھی کبھی سبزہ زار وادیوں کی جھلک بھی دکھائی دیتی ہے -

یہ ہے جزائر کا اصلی کریکٹر مع چند مستثنیات یعنی سواحل جو لوہے میں گھرے ہوے ہیں اور چٹانیں انکی حد بندی کرتی ہیں مع حصہ داخلی جو اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ مشکل سے کم چٹیل اور خشک مگر جا بجا بکثرت حیرت انگیز سرسبز اور دلفریب وادیاں جنمیں قیمتی سے قیمتی میوے - نارنگی ' انار ' انگور ' اور لیموں ' مصر فذاذہ مہتبات کے ساتھہ پیدا ہوتے ہیں جب کہ ایک طرف بعض جزائر کی یہ حالت ہے دوسری طرف زیتون کے کنج ہموار اور ڈھالو دونوں طرح کی زمین کے بیشتر حصے کو چھپالے ہوے ہیں -

قبرص جو کہ ان تمام جزائر میں سب سے بڑا ہے اس تنگ راس (Promontry) کے علاوہ جو شمال و مشرق کی طرف نکلتا ہوا چلا گیا ہے عرض میں ۵۰ - میل اور طول میں ۱۰۰ میل ہے - گذشتہ زمانہ میں اسمیں گھنے جنگل تھے - اسکے صنوبر کی لکڑی لبنان کے مشہور صنوبر کی لکڑی سے بھی بڑھی ہوئی تھی -

اسکی دولت کے اصلی سر چشمے اسکے کانوں میں ہیں - او ر ایس سایپریم (Aes Cprium) نہ عہد قبل تاریخ سے لیکے رومیوںکے زمانہ تک معلوم تھا دنیا کا بہترین تانبا تھا جسکا علم اگلوں کو تھا - در حقیقت کپرم مذکورہ بالا لفظ کی محرف شکل ہی سے ہمارا انگریزی لفظ کاپر نکلا ہے -

اس جزیرے کا موجودہ نام سائپرس (قبرص) اس چھوٹے درخت (Sypros) کے نام سے مستعار جس سے تمام جزیرہ پٹا پڑا تھا - یونانیوں نے رکھا - یہ پودہ لیوانت کی حنا ہے جسکو مسلمان عورتیں اپنے ناخن اور بالوں کو شوخ نارنجی رنگنے کے لیے استعمال کرتی ہیں -

قبرص میں پانی کے راستے بہت نا کافی ہیں ' اور جب تک جنگل سازی کی اسکیم مستعدی کے ساتھہ شروع نہیں کیجائے اسوقت تک اسکی خشک چٹانوں کے وسیع پھیلاو " جنگل زار جزیرہ " کی شہرت سے کبھی کبھی در بارہ لذت یابی کے منصوبے کی مخالفت کرتے ہیں -

زمین ضرب المثل کے طور پر زرخیز ہے - اور اناج ' شراب ' شیشم ' السی بکثرت پیدا ہوتی ہے - یہاں عمدہ موسمی قیامگاہیں بھی ہیں کیونکہ گرمیوں میں جنوبی ساحل کی گرمی عموماً ناقابل برداشت ہوتی ہے سردیوں میں پہاڑوں سے شمال کی ٹھنڈی ہوائیں ' اطالیا کی بہترین حالت کے مشابہ ہوتی ہیں -

جغرافی طور پر کریت یورپ کا ایک حصہ ہے - کیونکہ اسمیں سے گزرنے والا سلسلہ کوہ پیلو پونیسس (Peloponnesus) کی ایک تطویل ہے - اور علم الارض کی رو سے بھی یہ یونان کا ایک ٹکڑا ہے - کوہ اڈا ایک بلند چوٹی ہے جو ۷ - ہزار قدم تک پہنچتی ہے ' اور خوبصورت اسپراد اونا یا کوہ سفید مغرب کریت کی ایک شکل ہے - عہد قدیم میں کریت اپنی سرسبزی اور صحت بخشی کے لیے مشہور تھا ' او رگو ابھی یہ یونان کے تاج میں سب سے زیادہ خوشنما جواہر خیال کیا جاتا ہے مگر یہ قیاس غالب ہے کہ کریت میں بھی جنگلوں کے مٹانے سے کچھہ نقصان ہوا -

کریت کے دریا اگرچہ بہت ہیں مگر بیشتر حصہ صرف پہاڑ کی تیز دھاریں ہیں ' اور اسلیے گرمیوں میں خشک ہو جاتی ہیں -

تاہم وہاں زیتون کے نہ ختم ہونے والے کنج ہیں ' بحالیکہ نارنگی ' لیموں ' حنا ' انار ' او ر بادام بکثرت پائے جاتے ہیں -

ٹھیک جسطرح کہ خشکی شکاروں سے پٹی پڑی ہے اسیطرح کریت کو جو سمندر محیط ہے اُس میں عمدہ مچھلیوں کا انبار لگا ہوا ہے -

جنوبی طویل ساحل اپنے تمام طول میں مشکل سے کوئی محفوظ لنگر گاہ رکھتا ہے - شمالی ساحل چند عمدہ بندر گاہیں رکھتے ہیں ' خصوصاً دارالسلطنت کنیڈا کے قریب کی - مشہور خلیج سوڈا - قبرص اور کریت دونوں میں اتنی آبادی ہے کہ سب کی تعداد ۳ - لاکھہ ہوتی ہے - کریت کی آبادی کسی قدر زیادہ ہے -

ایجین کے متوسط القامت جزیروں میں سب کے جنوب میں جو سب سے زیادہ مشہور جزیرہ ہے وہ جزیرۂ روڈس ہے - اس کے حسن مناظر و آب ہوا کی قدر لیوانت میں بہت زیادہ کیجاتی ہے - روڈس مشرقی میڈیٹرینین کی صحت گاہ کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے - اگرچہ سچ یہ ہے کہ اور جزیرے بھی ایسے ہیں جو اس امتیاز کا دعوی کرسکتے ہیں -

روڈس کی وسعت قریباً ۸ - سو میل ہے اور اپنی مثلث شکل کے ساتھہ بلند کوہ ارٹیمیرا میں مرکز کی طرف مائل ہوتا ہے - یہاں جنگلوں کے کاٹنے کا سوال پیدا ہوتا ہے - گذشتہ زمانے میں ارٹیمرا کے ڈھالو حصے صنوبر کے گھنے جنگلوں میں ملبوس تھے -

آج یہ جنگل خاص طور پر نادرہ ہیں - پنڈر نے یہاں کی زرخیزی کے ترانے گائے ہیں مگر ہجرت اور گذشتہ دست درازیوں نے یہاں کی زراعت کو افسردہ کردیا ہے ' اور اب غلہ تک باہر سے لایا جاتا ہے - ورجل نے اپنے ترانوں میں یہاں کی شراب کو دیوتاؤں کی دعوت کے شایاں کہا ہے ' مگر اب ایسا نہیں کیونکہ اب موٹے اور بھدے قسم کی ہوتی ہے - ہاورس نے کلیرم روڈس کے ترانے گائے ہیں - یہ تاہم نا قابل تاثیر رہا ہے ' یہ اب بھی ہمیشہ کی طرح خوشنما ہے ' کیونکہ اب تک کارامینین کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکے رات کی گرمی کو معتدل بناتے ہیں - یہ جزیرہ سمرنا اور قسطنطنیہ کا نباتی باغ (vegetable garden) ہے اور زیتون کے وسیع کنجوں کے علاوہ اسمیں ایجر بھی پیدا ہوتی ہے ' جزیرہائے سہمی وکالمنس سمندر کا مرکز ہیں جہاں اسفنج کثرت سے پائے جاتے ہیں - گذشتہ زمانہ میں ساموس جسکو آبنائے کمیل ایشیائے کوچک سے علحدہ کرتا ہے ' غیر معمولی زرخیزی کے لیے مشہور تھا - یہ اب تک زرخیز جزیرہ ہے ' اور ویتھی میں ایک عمدہ بندر گاہ رکھتا ہے - گو آبادی ۵ - ہزار سے زائد ہے مگر اب اپنے لیے آپ غلہ پیدا نہیں کرتا ' اور کاشت زیادہ تر انگوروں کو سنبھالے ہوے ہے - جس سے ساموس کی مشہور شراب بنتی ہے ' اسکے علاوہ ایک روز افزوں مقدار میں تمباکو بھی بوئی جاتی ہے - جزیرہ کی ساخت کوہ سنگ مرمر کی ساخت کے مشابہ اور کثیر الماء وادیوں سے متقاطع ہے -

شیاس جزیرہ بیرون خلیج سمرنا ایک دوسرے جزیرہ باغ ہے اس کی سطح ہومر کے " پتھریلی پہاڑی " کے لقب کی تصدیق کرتی ہے ' لیکن جزیرہ میں بعض زرخیز اور خوشنما مقامات ہیں - بہار میں خوشبو دار نارنگیوں کے کنج ہوا کو معطر کرتے ہیں - لیموں کے درخت بکثرت پیدا ہوتے ہیں - شیاس جزیرہ کا خاص شہر بھی بندر گاہ ہے -

ایجین میں آخری بڑا جزیرہ متیلین ہے ' جو دنیا کے بہترین بندرگاہوں میں سے دو بندرگاہوں سے دندانہ دار بنا ہوا ہے - یہ دونوں بندرگاہ سمندر کے دو بازو ہیں جن کے دہانے تنگ ہیں ' اور آگے بڑھکے تہالی

مراسلات

کي شکل میں اسطرح چوڑے ہوے ہیں کہ بڑے سے بڑے بیڑے کو سنبھال سکتے ہیں اگرچہ یہ جزیرہ اپنے بعض حصوں میں ، تیل اور ڈھموار ہے - لیکن تاہم ہموار اور سرسبز زمین کا ایک بڑا حصہ رکھتا ہے - زیتونکے کنج پہاڑ کے ڈھالو حصونکو بڑي حد تک چھپائے ہوے ہیں اور اس کا تیل ایک ایسي پیدا وار ہے جس کي بہت قدر کیجاتي ہے - قدیم صنوبر کے جنگل استقلال کے ساتھہ غایب ہو رہیں ہے -

بقیہ جزائر کي حالت تفصیل کے ساتھہ بیان نہیں کیجا سکتي - یہ کہنا کافي ہے کہ اسمیں سے اکثر پہاڑي ہیں ' اور سرسبز وادیوں والے اور ایک ایسي آبادي کے متکفل ہیں جس کا طبعي میلان ماهي گیري ' تجارت ' بحري سفر کي طرف ہے اور قریباً تمام صورتوں میں اپنے چاروں طرف مچھلي کي عمدہ شکار گاہیں رکھتے ہیں -

واقعات عمان

مقتبس از نیر ایسٹ ' ۱۱ - جولائي سنہ ۱۹۱۳ ع

معلوم ہوتا ہے کہ ترکي حکومت سے عدم تشفي جو عرب اور ارمني ' کرد ' اور شاهنشاهي عثماني کے دیگر عناصر نے ظاہر کي ہے ایک مرض متعدي ہے کیونکہ عمان کے عربوں نے بھي اپنے بادشاہ اور امام سید فیصل بن ترکي کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ہے -

عمان کے عرب زیادہ تر خارجیت کي اس شاخ کے پیرو ہیں جو " اباضیہ " کے نام سے مشہور مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے ' اور جس کي بنیاد دوسري صدي ہجري میں عبد اللہ بن اباضہ نے ڈالي تھي - اس فرقہ کا ایک یہ بھي عقیدہ ہے کہ جو امام شریعت اسلامیہ کے مطابق حکومت نہیں کرتا وہ کافر ہے - یہ فرقہ دو جماعتوں میں منقسم ہے ' ایک منوانیہ دوسرا غفیریہ اور یہ دونو ہمیشہ بر سر پیکار رہتے ہیں -

سنہ ۱۸۸۸ ع سے سید فیصل تخت نشین ہے ' عرب اس سے ناراض ہیں - تقریباً ۱۶ - برس ہوے شیخ صالح کي زیر سر کردگي ضلع شکرہ کي منواني جماعت کي طرف سے اس کي جان و تخت دونوں پر حملہ کي کوشش کي گئي تھي ' اسوقت سلطان ایک کشتي میں بھاگ کے قلعہ جلیلہ چلا گیا ' جہاں وہ کئي سال تک رہا - لیکن اسکا دار السلطنت اور محل حملہ آوروں نے لوٹ لیے - اسوقت سے حکومت برطانیہ حکومت ہندوستان کي وساطت سے سلطان کے اقتدار کو سنبھالے ہوے ہے ' اور سلطان کو حکومت ہندوستان سے ایک ماہوار وظیفہ ملتا ہے -

ایک خط سے جو مجھے میرے دوست محمد بن سعید بن سابق وزیر سلطان نے بھیجا ہے اس بغاوت کي کسیقدر تفصیل معلوم ہوتي ہے -

یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹ - مئي کو منوانیہ اور غفیریہ میں مفاہمت ہوگئي - دونوں نے سلطان کے خلاف بغاوت کا اعلان کیا کہ آیندہ سے نہ وہ انکا سلطان اور نہ امام ' خروصي قبیلے کے ایک

دعوت الهلال

(از جناب مظہر الحق صاحب نعماني - ضلع بارہ بنکي)

آپ کے مساعي جمیلہ کا شکریہ صرف کسي فرد بشر کي زبان سے ادا ہونا غیر ممکن ہے - حق یہ ہے کہ اس تیز رفتار زمانہ میں آپ وہ کام انجام دے رہے ہیں جو کسي زمانہ میں مخلصین امت نے انجام دیے تھے - آزاد بیاني اور حق گوئي میں سب سے اول اور اپني آپ نظیر ' اگر کوئي رسالہ ہندوستان میں نظر آیا تو آپکي توجہات کا سرچشمہ اور الهلال کا مبارک وجود ہے :

الفاظ او مہذب و روشن تر از قمر
معني ازو چو زہرۂ تابان گہ سحر
ہر لفظ و ہر معاني کاندر فصول اوست
نیکو تر از جواني و شیرین تر از شکر
صافي ز ہزل و بدعت و پاکیزہ از ہوا
شایستہ ہمچو دانش و بایستہ چون مطر
از خواندنش نہ گیرد خوانندہ را ملال
گردد بصیر ہر کہ گمارد برو بصر
ہر قصہ را ز آیت قرآں یکے دلیل
ہر فصل را ز قول پیمبر یکے خبر

[بقیہ پہلے کالم کا]

عرب سلیم بن رشید نامي کو ' کہ شروع میں دونو جماعتوں کے متاري کي طرف سے مسند نشین کیے گئے تھے ' امام منتخب کیا - موخر الذکر رسم منزوا میں ادا ہوئي ' جو ایک داخلي شہر ہے اور جو مع اسکے قلعوں کے باغیوں نے ایک جنگ کے بعد گرفتار کیا ہے ' جسمیں سلطان کے ساتھہ وفادار رہنے والے باشندے بکثرت قتل کیے گئے - جسوقت یہ خط لکھا جارہا تھا اسوقت نیا امام اور اسکے پیرو جو بکثرت ہیں ساحلي حصہ کے علاوہ تمام ملک کو مطیع کرنے کے لیے تیاریاں کر رہے تھے -

میرے اطلاع فرما لکھتے ہیں کہ ان واقعات نے سلطان کو بہت متاثر کیا ' اس نے فوراً اپنے لڑکے سعید یا سید (انگریزي اسپیل کي وجہ سے مشکوک رہ گیا ہے) نادر کي زیر قیادت اپنے سپاہي ' یعني پي بارتمي ' مارٹیني والفلوں سے مسلح عربوں کو اس بغاوت کے دبانے کے لیے منزوا بھیجا ہے - محمد بن سعید کي رائے ہے کہ یہ نا ممکن ہے کہ مٹھي بھر سپاہي کامیابي کے ساتھہ انقلابیوں کا مقابلہ کرسکیں جو نئے امام کے دار السلطنت کے قریب کے تمام گاؤں میں تعداد اور طاقت دونوں میں بڑھ رہے ہیں ' اور جنکا اثر تمام عمان پر نہایت سرعت کے ساتھہ پھیل رہا ہے -

خط یہ بیان کرتے ہوے ختم ہوتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ خود سلطان بے مدد اور بغاوت کے دبانے سے عاجز ہے اور بغاوت کے دبانے اور اسکے اقتدار کو برقرار رکھنے کے خیال سے مداخلت کے لیے حکومت برطانیہ سے درخواست کي طرف مائل معلوم ہوتا ہے -

میری غرض یہ نہیں کہ آپکی اور الهلال کی تعریف وتوصیف لکھوں - اول تو یہ حق ادا نہیں ہو سکتا ' دوسرے یہ جانتا ہوں کہ آپ جیسے منکسر المزاج اس مداحی کو نظر تحسین سے نہیں دیکھتے ' اور حقیقةً کسی کے منہ پر اوسکی تعریف کرنی ایک حد تک اوسکے خلاف نتیجہ پیدا کرتی ہے :

کہ وصافی خیر چنداں هنر * نباشد بہ میزان بالغ نظر

مدعا صرف اسقدر ہے کہ الهلال اور آپ کی ذات کے ساتھہ میرے تعلقات کا اندازہ ' اور یہ امر معلوم ہوسکے کہ آپکی راے صائب مبورے اور الهلال کے ساتھہ (جو قریب قریب ہر ذی شعور کو اپنا گرویدہ بنا چکا ہے) تعلق رکھنے والوں کے واسطے کس قدر قابل قبول ولایق عمل ہے - اس میں شک نہونا چاهیے کہ آپکا جوش سچا جوش اور آپکی آواز ایک پر درد آواز اور شائبہ وهمی ہے ' جو خود بخود اپنی طرف دلوں کو متوجہ کیے ہے - جن لوگوں کو آپ کے مضامین سے ذوق اور اُن سے مستفیض ہونیکا موقع نصیب ہوچکا ہے وہ اپنے پہلو میں ایک امید افزا جوش وولولہ رکھتے ہیں ' اور منتظر ہیں کہ آپکی ذات کسی عظیم الشان قومی مطرح نظر کی مبدا و معاد ' اور مملکت قلوب میں موجب انقلاب عظیم و تغیر (جو تبدیل موسم کے ساتھہ تعبیر کیا جا سکتا ہے) بن کر رهیگی - لوگ حیرت و استعجاب سے دیکھہ رہے تھے کہ الهلال بدل و جان همارے احیا کی تدابیر میں مصروف اور مریض قوم کے واسطے نسخہ فرید و علاج وحید کے تجویز کرنے میں مشغول ہے ' لیکن اطباے قوم کی مختلف تدابیر میں مشغول ہونے پر کوئی راے زنی نہیں کرتا ' یعنے خود ایک جمعیت کے خیال میں مصر ہے مگر جمعیت خدام کعبہ پر تنقیدی نظر نہیں ڈالتا - یہ ایک ایسا خدشہ تھا جو نہ صرف میرے دل میں بلکہ اکثر دلوں میں پیدا ہوچکا تھا - الحمد للہ کہ اس هفتہ کے الهلال دیکھنے سے یہ خدشہ جاتا رہا ' اور یہ کہنے کی جرات ہوئی کہ مصلحان قوم اور بہی خواهان ملت کے لیے یہ امر ضروریات سے تھا کہ بہبود قوم کے لیے جس کام کی بنیاد ڈالیں اس کے مشورہ میں ایسے نفوس کو بھی شریک کرلیا کریں جنھوں نے اپنی ذات کو قوم پر نثار اور حیات کو ملت پر قربان کر رکھا ہے - خصوصاً جب کہ یہ امر متحقق ہوچکا کہ هماری قوم کی فلاکت و تنزل کی اصلی علت هماری نا اتفاقیاں ' اور مرض مہلک همارا باهمی نفاق ' اور جوش مذهبی کا سکون ہے - اسپر بھی تن تنہا کوئی علاج اور صرف اپنے اور اپنے هم خیالوں کے مجتمع ہوجانے سے کوئی تدبیر کرسکنے کی امید سخت غلطی اور تیرہ بختی نہیں تو اور کیا ہے - اس مرض مہلک کا علاج جس میں کہ آج هم مبتلا ہیں اگر کوئی دنیا میں ہے تو صرف یہ ہے کہ پھر وهی ملت اور اخوت کی روح همارے قالب بے جان میں پھونکو مذهبی حیات اور دینی جوش پیدا کردے (جو آج سے کچھہ صدیوں پہلے همکو زندہ کیے تھا) قوم کو اگر حرمین شریفین کی عظمت کا برقرار رکھنا اور اپنی حیات و بقا کا شوق ہے تو حصن توحید کا استحکام اور مذهب اسلام پر جاں نثاری ' اتفاق و اتحاد کی تلوار سے اعدا پر حملہ ' اسکے موقوف علیہ ہیں - آج هم کو اتنی مہلت و فرصت نہیں کہ باهمی مناقشات اور موضوعات مختلفہ پر تجربہ کرسکیں - ضرورت یہ ہے کہ وقت اور موقع کو غنیمت سمجھہ کر مصلحان قوم اور بزرگان ملت اپنی جانکاہ کوششوں سے مسلمانوں کو ایک سلسلہ میں منسلک اور اِن میں سے کام کے آدمیوں کو منتخب کر کے ایک آخری تدبیر میں مصروف ہوجالیں - چونکہ آپ اپنی ذات و برکات کو خدمت اسلام پر وقف کر چکے ہیں اس لیے ایک ادنیٰ مسلمان کو آپ سے یہ التماس کرنیکی جرأت ہوئی کہ جیسی آپ نے جذب قلبی کی بنا و حرکت نے دنیاے قلوب میں ایک تلاطم مچادی ہے ' اسی طرح بہ نفس نفیس ایک حرکت جسمانی سے بھی کام لیں ' اور اراکین انجمن خدام کعبہ کے دلی مقاصد اور اپنے اغراض کو مواجہت میں منطبق کرلیں - میرے خیال میں یہ امر نہایت اشد ضروری ہے ' کیونکہ قوم میں اس وقت ایک عارضی جوش و مادہ قبولیت پیدا ہوگیا ہے ' جو اپنے سچے وفاداروں کی رهبری سے منتج ہوسکتا ہے - عجب نہیں کہ اسکے معدوم ہونے پر کف افسوس ملنا پڑے - رهبران قوم سے بصد عجز التجا ہے کہ خدا پر بھروسہ کرکے کھڑے ہوجائیں ' اور معبود حقیقی سے دعا ہے کہ توفیق و مدد عطا فرمائے - وما ذلک علی اللہ بعزیز

الهلال کی اشاعت عمومی

(از جناب حکیم غلام غوث صاحب طبیب یونانی خان پور ریاست بہاولپور)

کسی صاحب نے (نام یاد نہیں) بھوپال سے الهلال کی نسبت تجویز پیش کی کہ دو قسم کا رکھا جائے ' ایک اعلیٰ جیسا کہ شائع ہوتا رہتا ہے ' دوسرا ادنیٰ معریٰ از تصویر و عمدگی کاغذ ' تاکہ کم استطاعت لوگ بھی محروم نہ رهیں -

میں نے اس تجویز کی مخالفت کی اور تفصیل کے ساتھہ دلائل لکھے - افسوس یہ ہے کہ جناب مولوی محسن صاحب نے میری تحریر کو کمال افسوس سے پڑھا ' اور یہاں تک اون کا افسوس بڑھا کہ لب و لہجہ اور طرز بیان سے بوے ناراضی آنے لگی ' اگر میرا مضمون ایسا ہی تلخ اور دل آزار تھا تو کاش میرے دست و قلم سے نہ نکلتا -

پشیمانم و خاک اندر دهن -

واقعہ یہ ہے کہ روزانہ الهلال اور ماهوار البیان کو عالم وجود میں لانے کی کوشش تھی - اسی اثنا میں الهلال کی اشاعت عمومی کا سوال پیدا ہوا - جسپر میں نے لکھا کہ روزانہ الهلال کے ارادے کو ملتوی کیا جائے کیونکہ کثرت اشغل میں یہاں تک پھنس جائینگے کہ البیان اور هفتہ وار الهلال کے آب و تاب میں فرق آجائیگا - خدا نکرے ان کے پھیکے پڑجانے میں قومی ادبار کا صدمہ پیش نظر ہے - الهلال کو موجودہ حالت پر رکھکر البیان جلدی نکالا جائے -

یاران طریقت نے البیان کی تجویز اور بحث تو چھوڑ دی الهلال موجودہ کی اشاعت عمومی کا جھگڑا چھیڑ دیا -

میں بلا خوف تکذیب و تغلیط اپنی ابتدائی راے پر قائم ہوں اور یہی چاهتا ہوں کہ دنیوی کاموں میں بحث آراے سیاسیہ کے لیے الهلال هفتہ وار ' اور دینی کاموں میں علمی - تاریخی ذکر کے واسطے البیان ماهوار رکھا جائے ' اور سر دست الهلال میں ظاهراً و باطناً کوئی تبدیلی نہ کیجائے - دلائل اور وجوہ میں نے پہلے لکھدیے ہیں - مستزاد براں یہ ہے کہ مساوات کا لطف جاتا رهیگا -

جناب مولوی محسن صاحب کا خامہ عنبر بیز میری طرف مخاطب ہوکر یہ بھی رقمطراز ہے کہ یہ تجویز پیش کی ہوتی کہ ایک فنڈ کھولا جاے اور کم استطاعت لوگوں کو نصف قیمت پر الهلال دیا جائے ' اور خود بھی ایک اچھا خاصہ حصہ لیا ہوتا -

میں خیال کرتا ہوں کہ تجویز نیک نیتی سے ظاهر کی گئی ' اور ایک حد تک مستحسن بھی ہے ' مگر افسوس ہے کہ اس سے

بھي میں اتفاق نہیں ہوسکتا - ایسي انجمن ' ایسے فنڈ ' ایسے چندے میرے نزدیک معدوم کرني هیں ' تعلیم دریوزہ گري کے علاوہ اور کوئي کام نہیں کرسکتے - اسي کے بدولت قوم میں کسالت بڑھتي جاتي ھے - کہیں مصائب زمانہ آئے کمر ھمت کھول کر بیٹھہ گئے اور محتاج دست دگر ہولیے - اگر پانچ منٹ کے لیے مان لیا جائے کہ یہ تجویز بر محل ھے تو اس سے بڑھکر یہ کہ مزدوري پیشہ لوگوں کو مزدوري دیکر نماز پڑھائي جائے - بھلا جب تک کوئي خود میدان میں نہ آئے کون زبر دستي کھینچکر لا سکتا ھے یا دیکر اپنے یہاں رکھہ سکتا ھے ؟ اگر یہي طریق عمل رہا تو بہت مشکل ھے کہ قوم ابھرے اور ترقي کرے -

برقت صبح شود همچو روز معلومت
کہ با کہ باختۂ عشق در شب دیجور

میں پوچھتا ہوں کہ شادي ' ماتم ' تولید اور عقد وغیرہ امور دنیوي و رسمي میں تو حسب مقدور خرچ ہو سکتا ھے مگر دیني اور علمي کاموں میں نہیں ھو سکتا - ترغیب و تعریض سے مذاق پیدا کرایا جائے ' مذاق کے پیدا ھونے پر خرچ کي سبیل خود نکل آتي ھے -

کاش جو طاقت انجمنوں کے قائم کرنے پر صرف کیجاتي ھے وہ ادارے احکام اسلام اور قلع و قمع بدعات میں لگائي جاتي -

ھم لوگوں کو نماز با جماعت اور افطار روزہ بمسجد ' جلسہ اور کلب سے زیادہ نافع ھو سکتے ھیں اور ایک زکوۃ کا التزام ھزار فنڈ سے بہتر ھے - بدعات و اسراف کي جڑ اکھیڑ کر پھینک ڈالنا اور کلوا و اشربوا و لا تسرفوا کو پیش نظر رکھنا اور خرید الہلال کي طاقت پہونچا لینا تجویز " الہلال کي اشاعت عمومي " سے بدرجہا ... ھے -

بہر حال الہلال میں تبدیلي (جس قسم سے ھو) میرے نزدیک ناموزوں اور مضر ھے - البیان کا جلدي نکالنا مفید و نافع -

فکرِ ھرکس بقدرِ ھمت اوست

الہلال

البیان کا اعلان پہلے ہوا تھا ' اب وھي رسالہ " البصائر " کے نام سے شائع ھوگا - ان شاء اللہ تعالی -

---

الہلال کي ایجنسي

ھندوستان کے تمام اردو ' بنگالہ ' گجراتي ' اور مرھٹي ھفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ھے ' جو باوجود ھفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ھیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

تاریخ حیات اسلامیہ

کا ایک ورق

زر اعانۂ مہاجرین

(جناب قاضي ممتاز علي صاحب خریدار الہلال)

میرے ایک کرم فرمانے آٹھہ روپے مجھکو اس شرط پر دیے ھیں کہ اگر جناب والا زر زکوۃ کو مناسب سمجھیں تو مہاجرین کو دیدیں وہ اس امر کو جناب کي مرضي پر منحصر کرتے ھیں - فہرست زر اعانہ میں چندہ الہلال منہا کرکے بغیر نام کے شائع کردیں -

الہلال

بے خانماں مہاجرین شرعا زکوۃ کے مستحق ھیں ' اگر آپ چاھیں تو زکوۃ کي رقم بھي بھیج سکتے ھیں -

(از جناب قمر الدین صاحب - گیا)

اعانۂ مظلومان کي ضمن میں مبلغ ایک ھزار ۱۰۰۰ - روپیہ ترکش فنڈ گیا میں روانہ کردیا ' باقي مبلغ ۵ - روپیہ اس فنڈ کا امداد مہاجرین کے لیے ارسال خدمت ھے ' اور میں کوشش کرکے انشاء اللہ بہت جلد جہانتک ممکن ھوگا روانہ کرونگا - مہرباني فرماکر یہ چند سطریں شائع کرکے احسانمندي کا موقع دیجئے -

(از جناب حبیب اللہ صاحب خریدار الہلال)

میں ' مشرق ' مسلم گزٹ ' الہلال کا خریدار ھوں ' مگر سب سے پہلے فتح ایڈریا نوپل کي خبر مسرت اثر الہلال کے ذریعہ سے معلوم ھوئي - ۲۳ - جولائي کا الہلال جس روز مژدہ مسرت لیکر پہونچا اسي دن میں نے محفل میلاد شریف منعقد کي - بعد ختم ذکر رسول مقبول صلي اللہ علیہ وسلم چندہ کیا گیا اصحاب ذیل نے شرکت چندہ فرمائي بذریعہ مني آڈر ارسال خدمت ھے :

جناب شیخ مولا بخش صاحب ایک روپیہ - جناب دین محمد صاحب ۲ - روپیہ - ظہور الحق صاحب ایک روپیہ حبیب اللہ صاحب ایک روپیہ -

(از جناب شیخ ولي محمد عباسي صاحب مہواز - خریدار الہلال)

جب سے مہاجرین عثمانیہ کے مصائب و احتیاج کے تار کا مضمون اور آپ کي اپیل دربارہ اعانت الہلال میں دیکھي ھے اسوقت سے میرے دل کي عجیب کیفیت ھو رھي ھے -

گو میں کم استطاعت ھوں تاھم میں نے اسي وقت نصف تنخواہ بھیجنے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا - مگر ساتھہ ھي اسکے شب و روز یہ فکر بھي دامن گیر تھي کہ اس ثواب عظیم میں اپنے دوسرے بھائیوں کو بھي شریک کرنے کي کوشش کروں - لیکن چونکہ اسوقت سے اب تک میرا زیادہ قیام کسي ایسي جگہہ نہیں ھوا جہاں کثیر آبادي مسلمانوں کي ھو ' اس سبب سے کوئي بڑي رقم جمع ھو نہ سکي - صرف اس وقت سے ایسے دیہات میں دورہ کر رہا ھوں '

جہاں پرخال خال غریب مسلمان آباد ہیں ' اور جو ارکان اسلام وروایات سے بالکل ناواقف ' اور صرف نام کے مسلمان ہیں ' جنکو یہ بھی معلوم نہیں کہ آج کل دنیاے اسلام پر کیا گزر رہا ہے - تاہم خاموش نہ رہا گیا ' جس جگہ پہونچا وہاں کے برادران اسلام کو جمع کیا ' اور انکو حالات سے آگاہ کر کے چندے کی درخواست کی گئی ' تو خداوند کریم کا شکر ہے کہ انہوں نے الہلال کے مضامین سے متاثر ہوکر حسب حیثیت فراخ دلی سے چندہ دیکر اپنے دور افتادہ بھائیوں کی مدد میں خوشی سے شریک ہوے ' اور کیوں نہ ہوتے آخر یہ بھی تو اسی سرور کونین کے نام لینے والے ہیں جنکے دین کی حفاظت کے لیے ترک جان دیتے ہیں ' چنانچہ اسوقت تک موضع بسی اور پارسولی کے بھائیوں سے ١٦٦ - روپیہ علاوہ خاکسار کے پندرہ روپیہ کی رقم کے وصول ہوچکے ہیں ' جو بذریعہ منی آڈر مع مفصل فہرست ارسال خدمت ہے'

(از جناب محمد راحت علی صاحب مکانوی حال مقیم ٹونک راجپوتانہ)

آپ نے جس جد و جہد اسلامی کو اپنے اوپر فرض کررکھا ہے - میرے خیال میں اہل اسلام کیا خود اسلام آپ کا ممنون ہوگا ' خدا چونکہ منصف ہے اس لیے اسکے انصاف پر بھروسہ اور پورا یقین ہے کہ خدا اپکا دین اور دنیا میں بھلا کریگا - جب سے الہلال جاری ہوا مجھہ میں تو اتنی استطاعت نہیں کہ اوسکو منگا سکوں ' مگر جس طرح ممکن ہوتا ہے ' جہاں جس کے پاس آتا ہے ' مانگ کر دیکھہ لیتا ہوں - الہلال کے مضامین ہی نے مجھے مشتاق بنادیا تھا کہ آپ کی زیارت کروں ' مگر جب سے کہ اعانت مہاجرین میں تیس ہزار روپیہ کا اپنے جیب خاص سے مدد دینے کا اعلان اپنے فرمایا ہے اضطراب زیارت بڑھتا جاتا ہے - میں عرصہ سے فکر میں تھا کہ میں بھی اسمیں کچھہ حصہ لوں ' مگر بے مایگی مجبور کیے ہوئے ہے - اب میں اپنے اور اپنے اہل وعیال پر تکلیف گوارہ کر کے بجاے آٹھہ روپیہ کے پانچ روپیہ بھیجتا ہوں - آپ اسکو اعانت مظلومین و مہاجرین ترکی کے لیے قبول فرمائیں - انشاء اللہ میں کوشش میں ہوں کہ بقیہ ٣ - روپیہ بھی کسیطرح بھیجوں - مجھے الہلال کے منگانے اور آپ جیسے بزرگ باہمت کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں ' میں اوسی طرح الہلال کو دیکھتا رہونگا جس طرح ابتک دیکھتا رہا -

(از جناب قاضی محمد عارف صاحب ہوشیار پور)

امداد مظلومین ادرنہ کے لیے جناب کی خدمت میں چھیالیس روپیہ ارسال کرچکا ہوں - انکی تفصیل یہ ہے :

پندرہ روپیہ میرے ایک عزیز نے ترک بھائیوں کی امداد کے لیے بھیجے تھے - تیرہ روپیہ بارہ آنے ایک انگریزی طلائی چوڑی کی قیمت ہے جو حاجی طالع محمد صاحب رئیس کمالپور ضلع ہوشیار پور نے اسکول میں چندہ کے موقع پر دی تھی - باقی سترہ روپیہ چار آنہ عملہ اسلامیہ ہائی اسکول ہوشیار پور سے مختلف موقعوں میں خصوصاً وصولی تنخواہ پر جمع کیا گیا تھا -

از راہ نوازش تفصیل بالا کے ساتھہ اس رقم کی رسید سے بذریعہ الہلال اطلاع دیں - یا اس خط ہی کو شایع فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں -

آپکی تحریک نسبت زر اعانۂ مہاجران پڑھکر دل بیخود ہوگیا ' مگر افسوس ہے تو اس بات کا کہ جسکو متاثر ہونا تھا وہ متاثر نہونے - مفلس کے تاثر کا کیا اثر ہو سکتا ہے ' لیکن بدیں خیال کہ قطرہ قطرہ سیلے گردد میں نے کمر ہمت باندھی ' اور چلے اپنے گھر ہی سے ابتدا کی اسکے بعد لوگونکی طرف متوجہ ہوا - میری زبان میں وہ طاقت کہاں تھی کہ ایسے پرجوش مضامین بیان کرتا ' اور اگر کچھہ بیان بھی ہوتا تو آپکا سا پر درد دل کہاں سے لاتا جسکے پر مغز اور جوشلیے الفاظ دل میں گھر کرجاتے ہیں ' لہذا الہلال کا وہ مضمون جان گداز جو زر اعانہ کے متعلق تھا خوب خوب پڑھکر سناتا پھرا ' لیکن کامیابی کی نمایاں صورت نہ بندھی - مجبور ہوکر محض ایک قلیل رقم جو صرف چند اشخاص کے ہمت کا نتیجہ ہے .... آپکی خدمت بابرکت میں ارسال ہے ' اسکو قبول فرماکر فنڈ اعانۂ مہاجرین میں داخل فرمائیے -

(از جناب سید میر حسن صاحب - ملتان چھاؤنی)

مبلغ آٹھہ روپیہ زر اعانۂ مہاجرین ترکی بذریعہ منی آڈر ارسال خدمت ہیں - اسکے عوض میں اخبار الہلال جاری نہ فرمائیں -

(از جناب کاظم حسین صاحب - خریدار الہلال)

حسب وعدہ دوسری قسط اعانۂ مہاجرین آج بذریعہ منی آڈر ارسال خدمت کی گئی ہے - یہ ایک صاحب کی طرف سے ہے جو اپنا نام کسی خوف کے سبب ظاہر کرنا نہیں چاہتے - افسوس ہے کہ یہاں پر اور بھی دو چار شخص ایسے تھے جو کچھہ دیسکتے تھے ' مگر خوف کے سبب مجبور ہوگئے ' حالانکہ خوف کی کوئی وجہ معقول نہیں تھی ' اور اگر خدا نخواستہ ہوتی بھی تو اب کب تک دم نہ کشیدم ہوا کریگی اب پانی سر سے اوتر گیا استخارہ باقی نہ رہی - اس رقم کے ساتھہ دس روپیہ کی قسط اول سرمایہ جماعت حزب اللہ کے واسطے بھی بھیجدی ہے - اسمیں بھی زیادہ انتظار کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ' بلکہ یہ تو بہت پہلے ہو جانا چاہیے تھا - اللہ رحم کرے

(از جناب عبد الحکیم صاحب وکیل)

آپکا اشتہار متعلق اعانت مہاجرین بہت دلدوز ہے - مبلغ ٥٠ روپیہ بذریعہ منی آرڈر کے اعانۂ مہاجرین جنگ بلقان کے لیے ارسال خدمت ہے - چونکہ میرے کلب میں الہلال آتا ہے اور میں برابر پڑھتا ہوں اور میں اپکو کسی قسم کا جبر بھی دینا نہیں چاہتا ہوں اس لیے الہلال بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے - علاوہ اسکے میرے یہاں ایک مد وقف موضع ککڑبکا ہے اوس سے یہ روپیے بھیج رہا ہوں - صرف آپ سے استدعا ہے کہ اِس چٹھی کو بجنسہ الہلال میں درج فرمائیں - یہ اندراج باضابطہ رسید کا کام کریگا -

مبلغ ٢٤ - روپیہ ١٢ - آنہ کا منی آڈر ارسال ہے مبلغ ٤ - روپیہ ١٢ - آنہ قیمت الہلال ششماہی میں جمع کرلیجیگا اور مبلغ ١٠ - دس روپیہ اعانہ مہاجرین میں درج فرمالیگا مگر فہرست اعانہ مہاجرین میں میرا نام ہرگز نہ چھاپئیگا -

اعـــلان

نمایش دستکاری خـواتین ہند

حسب ہدایت ہرہائینس نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ سی - آئی - جی - سی - اِس - آئی - جی - سی - آئی - اے - اعلان کیا جاتا ہے کہ نمایش دستکاری خواتین ہند بسر پرستی علیا حضرت ممدوحہ شروع ماہ جنوری سنہ ١٩١٤ع بمقام بھوپال منعقد دیجاے گی ' لہذا امید ہے کہ تمام خواتین ہند اس نمایش میں پوری دلچسپی ظاہر کرکے ضرور اپنے اپنے ہاتھہ کی بنائی ہوئی نمایشی اشیاء وسط دسمبر سنہ ١٩١٣ ع تک آبرو بیگم صاحبہ

سکریٹری لیڈیز کلب بھوپال سنٹرل انڈیا بھیجکر مشکور فرمائینگی - سکریٹری صاحبہ موصوفہ ہر خاتون کی درخواست پر قواعد نمایش وغیرہ بھیجدینگی -

اس نمایش کے ساتھہ ساتھہ پھول اور ترکاری وغیرہ کی بھی نمایش ہوگی فقط

دستخط - اودہ نراین بسریا

چیف سکریٹری دربار - بھوپال

فہـرست انعـــامـات

متعلق

نمایش دستکاری خواتین

بمقـــام بھــوپال

شرح خاص انعامات

تمغہ طلائی ــ کسی طبقہ کے سب سے اچھے کام کے لیے جو کسی زنانہ اسکول کی طالبات کا بنایا ہوا ہو -

تمغہ نقرہ ــ اسکے بعد کسی طبقہ کے سب سے اچھے کام کے لیے وسط ہند کے کسی زنانہ اسکول کی طالبات کا بنایا ہوا ہو -

تمغہ طلائی ــ کسی طبقہ کے سب سے اچھے کام کے لیے جو بھوپال میں رہنے والی کسی ہندوستانی بی بی کا بنایا ہوا ہو -

تمغہ نقرہ ــ اسکے بعد کسی طبقہ کے سب سے اچھے کام کے لیے جو وسط ہند میں رہنے والی کسی ہندوستانی بی بی نے بنایا ہو -

شـرح کام و انعـامـات

شرح کام	انعامات
۱ - لیس کا کام	ایک تمغہ طلائی - دو تمغے نقرہ - تین تمغے برونز یعنے کانسہ -
۲ - ڈران تھریڈ یعنے کپڑے کے دھاگے نکالکر - کام بنانا	دو تمغے نقرہ - تین تمغے برونز -
۳ - کلابتون کا کام سنہری و روپہلی	ایک تمغہ طلائی - تین تمغے برونز -
۴ - سوزن کاری (کین وس - سائٹین - ریشم - مخمل - جالی - یا لینن پر)	ایضـــا
۵ - کروشی کا کام (سوتی)......	ایک تمغہ نقرہ - دو تمغہ برونز -
٦ - ایضـاً (اونی)	۳ - تمغہ برونز -
۷ - بنائی (نٹنگ) کا کام (سوتی یا اونی)	ایضـــا
۸ - ریبن یعنے نیتہ کا کام	ایک تمغہ نقرہ - دو تمغے برونز -
۹ - نقاشی (کسی چیز پر ہو)	دو تمغے نقرہ - دو تمغے برونز -
۱۰ - اون - کپڑے - روئی یا مٹی کے نمونہ پھول - پھل اور پودوں کے............	دو تمغے برونز -
۱۱ - کشیدہ کا کام	ایک تمغہ طلائی - ایک تمغہ نقرہ - دو تمغے برونز -
۱۲ - پوت کا کام (بیڈورک) ...	ایضـاً
۱۳ - تصویروں کو کپڑے پہنانا...	ایک تمغہ نقرہ - دو تمغے برونز -
۱۴ - واٹر کلر اور آئل پنٹنگ (تصاویر آبی و روغنی) ...	دو تمغے طلائی - ایک تمغہ نقرہ -
۱۵ - کریول ورک.............	ایک تمغہ طلائی - ایک تمغہ نقرہ - دو تمغے برونز -
۱٦ - ویکر ورک	ایضـــا
۱۷ - پھول	دو تمغے نقرہ
۱۸ - ترکاری	دو تمغے نقرہ

(دستخـــط) آبرو بیگـم

سکریٹری پرنس اف ویلز لیڈیز کلب - بھوپال

فہرست زر اعـانۂ مہـاجرین عثمـانیہ

(۹)

	پائی	آنہ	روپیہ
جناب شیخ فتح دین صاحب وٹرنیری انسپکٹر محکمۂ آرمی ریمونٹ - لائل پور	۰	۰	۷
اہلیہ جناب محمد عبد الغنی صاحب پارچہ فروش ٹانڈرنجی - برہما	۰	۰	۲۵
جناب محمد فضل الرحمن صاحب - فارسٹ اینجینیر - اٹک	۰	۰	۱٦۰
چندہ مسجد اہل حدیث - بنیا پوکھر روڈ - کلکتہ	٦	۵	۱۰
جناب محمد سعید خانصاحب	۰	۰	۱۵
جناب شیخ مولا بخش صاحب - بیرنگیان مظفر نگر	۰	۰	۱
جناب دین محمد صاحب	۰	۰	۲
جناب ظہیر الحق صاحب	۰	۰	۱
جناب محمد عیسی صاحب	۰	۰	۱
جناب حبیب اللہ صاحب	۰	۰	۱
ایک بزرگ از قصور	۰	۰	٦۰
جناب ایس - عزیز - ایس - زاہد - ایس - سلیم صاحبان سوداگران آرہ	۰	۰	۲۰
جناب محمد اعظم صاحب جہٹ پٹ	۰	۷	۲
جناب مقصودی صاحب	۰	۰	۵۴
جناب نصیر حیدر صاحب سکریٹری دی اسکالرسی کلب علیگڈہ	۰	۰	٦
جناب مولوی ظہور الحق صاحب - اٹاوہ	۰	۱۱	۷
جناب احمد اللہ خانصاحب - سب انسپکٹر پولیس - کاکوری - لکھنؤ	۰	۰	۱
جناب غلام علی الدین محمد صاحب بارہ - پٹنہ	۰	۰	۸
جناب مولوی افضال الحق صاحب رامپور	۰	۸	۲
جناب محمد عبد العظیم صاحب - دسنہ - پٹنہ	۰	۱۰	۲
جناب مولوی شیر احمد خان صاحب برنیگر	۰	۰	۸
رحمت بی بی صاحبہ جہان آباد	۰	۰	۲
جناب حکیم خواجہ عبد الشکور صاحب کانپور	۰	۰	۳
جناب محمد قمر الدین صاحب مرچنٹ نوادہ - گیا	۰	۰	۵
جناب نواب زادہ قمر الدین حیدر صاحب قیصر اسٹریٹ - کلکتہ	۰	۸	۲
جناب چودھری حکیم قیام الدین صاحب تحصیلدار محمد آباد	۰	۰	۵۷
جناب شیخ ولی اشرف صاحب علوی راے بریلی	۰	۰	۸
جناب عبد الرحمن صاحب	۰	۰	۸
جناب مدارو صاحب خیاط موضع مجادی دیوارہ جدید ڈاکخانہ مہرا گنج - اعظم گڈہ	۰	۰	۵
جناب مولوی مشتاق حسین صاحب پیشکار رامپور ریاست	۰	۰	۸
جناب غلام صمدانی خانصاحب کورٹ انسپکٹر ریاست رامپور	۰	۰	۸
میزان	٦	۱	۵۰۲
سابق	٦	۷	۸۰۵۵
کل	۰	۹	۸۵۵۷

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA